

فتح الصمد
بنظم
اسماء الاحد
المعروف بلقب
نظم الفقير الروحانی فی
رثاء الشیخ عبد الحق الحقانی
لإمام المحدثین نجم المفسرین زبدة المحققین
العلامة الشیخ مولانا محمد موسی الروحانی البازی
طیب الله آثاره وأعلی درجاته فی دار السلام
إدارة التصنیف والأدب

بسم الله الرحمن الرحيم

فتح الصمد بنظم اسماء الأسد

نظم الفقير الروحانی فی رثاء الشیخ عبد الحق الحقانی

قصیدة فریدة لا نظیر لها فی الماضی قد جمعت فیها ما ینیف
علی ستمائة من اسماء الاسد وما یتعلق بالاسد وهی رثاء المحدث
الکبیر مسند العصر جامع المعقولات والمنقولات شیخ الحدیث

مولانا عبد الحق رحمه الله تعالی

مؤسس جامعة دار العلوم الحقانیة ببلدة اکوره ختک
المتوفی یوم الاربعاء ٢٤ محرم ١٤٠٩ھ ٧ سبتمبر ١٩٨٨م

فرغت من نظم هذه القصیدة الیتیمة واکمالها فی منی الارض المبارکة والحرم الشریف
ساعة خمس ونصف مساء یوم السبت بتاریخ ١٢ ذوالحجة من سنة ١٤١٢ھ
١٣ یونیو من سنة ١٩٩٢م . وذلك بعد ما فرغنا من اداء اکثر مناسك الحج

وکنت مقیما مع عائلتی کلها فی دار الضیافة لرابطة العالم الاسلامی . بمنی

الفقیر الی الله محمد موسی الروحانی البازی (عفی عنه)
أستاذ الحدیث والتفسیر بالجامعة الأشرفیة
لاهور - باکستان

نزیل منی - یوم السبت ١٢ ذوالحجة ١٤١٢ھ ١٣ یونیو ١٩٩٢م

بسم الله الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد ۔ یہ چند فوائد ہیں قصیدۂ رثائیہ = فتح الصمد بنظم اسماء الاسد ملقب بہ = نظم الفقیر الروحانی فی رثاء الشیخ عبد الحق الحقانی = کے پڑھنے سے قبل ان کا مطالعہ کرنا موجب بصیرت و دافع اشکالات ہے۔ ان فوائد کے مطالعہ کے بغیر قصیدۂ ہذا کے پڑھنے والے کو کئی اشکال درپیش ہو سکتے ہیں

فائدہ ١ = عربی زبان سلطانِ لغات و امیر السنہ ہے۔ اُس کے خصائص و فضائل بے شمار ہیں۔
عربی زبان کے بیشمار خصائص اور فضائل میں سے ایک خاص فضیلت اُس کی وسعت ہے۔ اس کا دائرۂ الفاظ و کلمات نہایت وسیع ہے۔
بعض اشیاء کے عربی زبان میں بیسیوں بلکہ سینکڑوں نام ہیں مثلاً عربی زبان میں تلوار کے تقریباً پچاس[٥٠] نام ہیں اور شہد کے اسی[٨٠] نام ہیں۔ ابن خالویہؒ نے سانپ کے ناموں میں مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں سانپ کے تقریباً دو سو[٢٠٠] نام جمع ہیں۔
اسی طرح ابن خالویہؒ اور علامہ صاغانیؒ نے شیر کے اسماء میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔ یہ کتب اس وقت دنیا میں مفقود اور عنقاء ہیں۔ ان کتابوں کے صرف نام بعض کتابوں میں ملتے ہیں۔
علامہ دمیریؒ نے حیاۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ ابن خالویہ کے قول کے مطابق شیر کے پانچ سو[٥٠٠] اسماء ہیں اور بعض ائمہ لغت نے شیر کے مزید ایک سو تیس[١٣٠] اسماء ذکر کیے ہیں۔
جس زبان میں ایک شے کے کئی سو اسماء ہوں اُس زبان کے الفاظ و کلمات کا دائرۂ وسعت عقل سے باہر ہے۔ صاحب قاموس نے اس سلسلہ میں ایک عجیب ولطیف کتاب لکھی ہے اس کا نام ہے الروض المسلوف فیما لہ اسمان الی اُلوف۔

فائدہ ٢ = میرا یہ قصیدہ رثائیہ بے نظیر و بے مثال ہے۔
قصائدِ سلف و خلف میں اس کی مثال کسی کی نظر سے نہیں گزری ہوگی۔

اِس قصیدے میں چھ سَو سے زیادہ اسماءِ اَسد و متعلّقاتِ اسماءِ اسد جمع ہیں۔

کسی قصیدہ میں اتنے اسماء جمع کر کے موزون و منظوم کرنا نہایت مشکل اور بہت دشوار کام ہے۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی توفیق بخشی۔ فللّٰہ الحمد والمنّۃ۔

اُمید ہے کہ اس قصیدہ کے مطالعہ سے اور پڑھنے سے شائقینِ علمِ ادب کی معلومات میں بیش بہا اضافہ ہوگا۔

فائدہ ۳ ۔ قصیدۂ ہٰذا میں مذکور اسماءِ اسد کا مِصداق اور محمل حضرت العلّامہ شیخ المشائخ شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ انسان پر شیر کا اور شیر کے اسماء کا اطلاق بطورِ مدح وثناء کے عقلاً و لُغۃً وعُرفاً و شرعًا بطریقۂ تشبیہ اور استعارہ کے باذکرِ حرفِ تشبیہ اور بغیر ذکرِ حرفِ تشبیہ عرب و عجم میں رائج ہے اور اس اطلاق سے مُشَبَّہ کے کمالات واَوصافِ عالیہ کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں "زیدٌ کالاَسَدِ" یعنی زید شیر جیسے ہے و "زیدٌ اَسَدٌ" یعنی زید شیر ہے۔

شرعًا بھی کسی انسان پر شیر کا اطلاق یا شیر کے نام سے اس کی تلقیب جائز بلکہ مُستحسن ہے اور مُوجبِ فخر و مسرّت ہے۔

دیکھیے نبی علیہ السلام نے اپنے عمّ حمزہ رضی اللہ عنہ کا لقب اَسَدُ اللہ رکھا تھا، اَسَدُ اللہ کا معنی ہے خُدا کا شیر۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا لقب اَسَدُ اللہ الغالب رکھا گیا تھا۔

صحیح مُسلم میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسند احمد میں عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت موجود ہے جسمیں اَبُوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اَسَدُ اللہ کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اسی طرح اور کُتبِ حدیث میں بھی یہ روایت موجُود ہے۔ یہ روایت سلَبِ مقتول سے متعلّق ہے۔ بعض روایات کے الفاظ یُوں ہیں۔ فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ کلّا واللہ لا نعطیہ لأُضَیبِعَ من قریش و ندع اَسَدًا من اُسُدِ اللہ یقاتل عن اللہ ورسولہ۔

اسی طرح ہر زبان اور قوم کا حال ہے، ہمارے زمانے کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ چنانچہ جب کسی انسان کی عظمت اور غایت بلندی کا بیان مقصود ہو تو کہتے ہیں کہ یہ شخص قوم کا شیر ہے یا مُلک کا شیر ہے یا شیرِ علَم ہے یا شیرِ خدا تعالیٰ ہے یا دین کا شیر ہے یا اسلام کا شیر ہے۔

عجمی اضافت و ترکیب والے مشہورِ زمانہ محبوب و مقبول دو نام سب کو معلوم ہیں یعنی شیر احمد اور شیر محمّد۔

فائدہ ۴ = نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے دو چچّے شیر کے نام سے موسوم تھے یعنی حمزہ اور عبّاس رضی اللہ عنہما، حمزہ اور عبّاس شیر کے اسماء میں سے ہیں۔ شیر کے لیے یہ شرف اور عظمت کافی ہے کہ سیّدِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دو جلیل القدر عمّ اس کے اسماء سے موسوم تھے، اور سیّدِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم ہر روز کئی مرتبہ انھیں حمزہ و عبّاس ہی کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی شیر کے اسم حَیدَرَۃ سے موسوم تھے اور فخر و مباہات کے وقت اپنے اس اسم کو بطورِ فخر ذکر کیا کرتے تھے۔ جنگِ خیبر میں مُرحّب یہودی کے مقابلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بطورِ فخر فرمایا کہ مَیں حیدرہ (شیر) ہُوں۔ میری ماں نے میرا یہ نام رکھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگِ خیبر میں بطورِ فخر یہ شعر پڑھے۔

انا الّذی سمّتنی اُمّی حیدَرَہْ   کلیثِ غاباتٍ کریہِ المنظرہْ

اَکیلُھم بالسّیفِ کیلَ السّندَرَہْ

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کسی شخص کا شیر کے اسم سے موسوم ہونا یا ملقّب ہونا صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک اور اسلام میں اور سارے عرب میں نہایت فخر اور مسرّت کا باعث تھا۔

کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد ابُوطالب غائب تھے تو والدہ نے انھیں اپنے باپ کے نام کی رعایت سے اسد یا حیدرہ سے موسوم کیا، آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کے باپ کا نام اسد تھا۔ سفر سے واپسی پر ابُوطالب نے آپ کا نام علیؓ رکھا۔

فائدہ ۵ = کُتبِ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیر کے اسماء سے موسوم یا موصوف یا ملقّب ہونا ہر زمانہ میں اور ہر قوم میں خصوصاً عرب میں نہایت مستحسن سمجھا جاتا تھا اور آج کل بھی مستحسن سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے عرب میں کئی اشخاص اپنے بیٹوں کو شیر کے نام سے موسوم کرتے تھے، چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کئی افراد شیر کے مختلف ناموں سے موسوم تھے مثل اسامہ، حمزہ، عباس، حیدرہ یعنی علی بن ابی طالب، مرثد، حارث، عابس، عنبس، عنبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ یہ سب شیر کے اسماء (نام) ہیں۔ عابس چارؓ صحابہ کا۔ عَنبَس ایک یا دو کا اور عبّاس تقریباً گیارہ صحابہؓ کا نام ہے،

عَنبَسَة سے تین[۳] سے زیادہ صحابہؓ موسوم ہیں، اسامۃ سے تقریباً سات صحابہؓ موسوم ہیں۔ اَسَد بارہ[۱۲] صحابہؓ کا نام ہے، حمزۃ سے چھ[۶] صحابہؓ موسوم ہیں۔ بعض ائمہ نے چھ سے زیادہ ذکر کیے ہیں، حارث تقریباً ایک سو ستاون[۱۵۷] صحابہؓ کا نام ہے۔ حارث شیر کے مشہور اسماء میں سے ہے۔

استقصاء مقصود نہیں۔ بطورِ نمونہ صرف چند اسماء کا ذکر کیا گیا۔

فائدہ ٦ = قصیدہ ہذا میں مذکور اسمائے اسد میں سے بعض کے ساتھ تاء ملحق ہے مثل حَیدَرَة حَمزَة، هَرثَمَة، عَنبَسَة، قَسوَرَة، ضُبارِمَة، هَوَّاسَة، فُصافِصة، رَزامة وغیرہ وغیرہ۔ یہ اسماء ذوات التاء مذکر ہی ہیں نہ کہ مؤنث۔ لہٰذا کسی مرد پر مقام مدح وثناء میں ان ذوات التاء اسماءِ اسد کے اطلاق میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

کلامِ عرب میں نظماً و نثراً رجال (مرد) کی مدح و ثناء میں ذوات التاء اسماءِ اسد کا استعمال رائج و شائع ہے۔ اس تاء کے بارے میں یہ تنبیہ ضروری ہے کہ یہ تاءِ تانیث نہیں ہے تاکہ رجال پر ان اسماء کے اطلاق میں اشکال پیدا ہو جائے بلکہ یہ تاءِ مبالغہ ہے مثل رجل علّامة ای کثیر العلم و رجل راویة ای کثیر الروایة۔

یا یہ تاء نقل من الوصفیّة الی الاسمیّة کے لیے ہے، یا یہ تاءِ وحدت ہے یعنی وہ جو جنس اور واحد جنس کے فرق پہ دالّ ہوتی ہے مثل تمر و تمرة و بقر و بقرة، یا یہ تاءِ علامتِ تذکیر ہے مثل تاءِ عددِ ثلاثة تا عشرة۔ کہتے ہیں ثلاثةُ رجالٍ بالتاء۔ یعنی مذکّر کے لیے تاء لانا ضروری ہے اور کہتے ہیں = ثلاثُ نِسوَةٍ = بغیر التاء، یعنی مؤنّث کے لیے تاء کے بغیر یہ عدد مستعمل ہوتا ہے۔

حافظ سیوطیؒ ھمع الھوامع ج ۲ ص ۱۷۰ پر لکھتے ہیں انواعِ تاء بیان کرتے ہوئے وقد یلحق التاء للدلالة علی التذکیر کما فی الاعداد من ثلاثة الی عشرة، انتہی۔

بہر حال یہ اسماءِ اَسد جو ذوات التاء ہیں مذکّر پر اور بطور استعارہ و مجاز مرد پر ان کے اطلاق کا صحیح ہونا شک و شبہ سے بالا ہے۔ اہلِ لُغت نے تصریح کی ہے کہ یہ اسماء مذکّر ہیں نیز ان کی طرف ضمیر مذکّر راجع ہوتی ہے۔ نیز ان کی صفت مذکّر ہی مستعمل ہوتی ہے کما لا یخفیٰ علیٰ من طالَع کتُب الادب۔ اس لیے عرب مقامِ مدح و تسمیہ میں استعارۃً و تشبیہاً مرد کو ان سے موصوف و موسوم کرتے رہتے ہیں۔ نیز حضرت علی اور

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا حیدرۃ وحمزۃ سے اور اسی طرح بعض صحابہؓ کا عنبسۃ سے موسوم ہونا ان اسماء کے مذکّر ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اگر یہ اسماء مؤنّث ہوتے اور تانیثِ مسمّٰی پر دالّ ہوتے تو ان سے مرد موسوم نہ ہوتے۔

الغرض یہ اسماء ذوات التّاء بلاریب مذکّر ہی ہیں اور ان میں تاء کا وجود تانیث کی علامت نہیں ہے تاء کئی الفاظ میں تانیثِ مسمّی کی بجائے صرف تانیثِ لفظی کے لیے مفید ہوتی ہے مثل نملة وبقرة۔ اور بعض الفاظ میں تو تاء تانیث لفظی کے لیے بھی مفید نہیں ہوتی مثل علّامة و راوية وحُجّة و رُحلةو داهية وباقعة۔ بڑے عالم کی مدح میں کہتے ہیں عالمٌ حُجّةٌ وعالمٌ رُحلةٌ۔ یعنی وہ حُجّت ہے مسائل میں اور لوگ دُور دراز علاقوں سے اس کے پاس آتے ہیں۔ لفظِ رَبْعة (درمیانے قد والا) بھی ایسا ہی ہے، درمیانے قد والے مَرد کے بارے میں کہتے ہیں رجلٌ رَبعةٌ ومَربوع، شمائل ترمذی کی حدیث ہے كان رسول الله صلّى الله عليه وسلّم رَبعَةً۔ یعنی نبی علیہ السّلام متوسّط قد والے تھے۔ نیز نہایت دانا و ذہین مرد کی مدح میں کہتے ہیں رجلٌ داهيةٌ وباقعةٌ۔ پس حُجّة۔ رُحلة رَبعة۔ باقعة۔ داهية میں تاء موجود ہے لیکن مرد پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔ چند سطور قبل معلوم ہُوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک نام حیدرۃ تھا۔ حیدرۃ میں تاء ہے۔ اسی طرح حمزۃ میں بھی تاء ہے اور یہ نبی علیہ السلام کے چچے کا نام ہے۔ اگر یہ تاء تانیث کے لیے ہوتی تو حمزۃ وحیدرۃ سے مَرد موسوم نہ کیے جاتے۔

بہرصورت یہ اسماء ذوات التّاء مادّہ شیر کے لیے وضع نہیں ہیں اور نہ مادّہ شیر کے ساتھ وہ مختصّ ہیں۔ لہٰذا قصیدہ ہٰذا میں مرد کے لیے ان ذوات التّاء اسماء کے استعمال سے اور مَرد پر ان کے اطلاق سے کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا۔

مادّہ شیر کے لیے چند خاص نام ہیں، یعنی اللبُوءة۔ بلغاتها الكثيرة۔ العِرس بكسر العين وسكون الراء۔ ان دونوں کا معنی ہے شیر کی مادہ ای اُنثیٰ الاسد، والخُنَابِسة، یعنی حاملہ شیرنی۔ اُمّ القشعم۔ اُمّ الحارث۔ الأسَدَة وغیرہ۔

فائدہ ۷ = اسماء اجناس واَعلام کے بارے میں مُسلّم قانون ومعروف ضابطہ ہے کہ ان میں صرف

مدلول و مسمّٰی پر دلالت مقصود ہوتی ہے اور ان کے اطلاق و استعمال سے صرف مسمّٰی اور مصداق کا امتیاز مطلوب ہوتا ہے۔ بوقت استعمال و اطلاق ان کا اشتقاقی معنی مُراد نہیں ہوتا اور نہ اشتقاقی معنی کی طرف اشارہ مقصود ہوتا ہے۔ ورنہ بہت سے اسماء میں اشکالِ معنوی پیدا ہوگا اور اپنے اپنے مدلول و موضوع لہ معنی پر ان کا اطلاق و حمل مشکوک ہو جائے گا۔

دیکھئے عربی میں سانپ کے ڈسے ہُوئے کو سلیم اور جنگل یعنی درندوں کے مسکن کو مفازة کہتے ہیں، اپنے معنی موضوع لہ پر دونوں لفظوں کے اطلاق اور حمل میں کوئی گنجھلک نہیں ہے لیکن اگر اشتقاقی معنی و مأخذ کی رعایت اور تصوّر کیا جائے تو پھر اپنے موضوع لہ پر ان کی دلالت مشکل ہوگی، کیونکہ سلیم کا مأخذ سلامة ہے اور مفازة کا مأخذ فوز (کامیاب ہونا) ہے اور ظاہر ہے کہ جنگل یعنی درندوں کا مسکن کامیابی کی جگہ نہیں بلکہ اس میں بیشمار خطرات درپیش ہوتے ہیں، اسی طرح سانپ کا ڈسا ہُوا سلامتی سے بہت دُور ہوتا ہے۔ یہ ایک تمہید کا بیان تھا۔

اس تمہید کے پیشِ نظر مَیں کہتا ہُوں کہ قصیدۂ ہذا میں اسماءِ اَسد کا ذکر صرف اس لحاظ سے ہے کہ وہ شیر کے اسماء ہیں اور ان سے شیر ہی کے معنی پر دلالت اور اطلاق مُراد ہے (اور پھر بطورِ تشبیہ یا استعارہ و مجاز کے مدح و ثنا کی خاطر ان کا اطلاق حضرت مولانا شیخ الحدیث مرحوم پر ہُوا ہے) ان اسماء اَسدیّہ میں یہاں پر اشتقاقی معنی ملحوظ و مُراد نہیں ہے اور نہ اشتقاقی مأخذ و مفہوم کی طرف ان میں اشارہ مقصود ہے تمام اسماءِ اَجناس و اَعلام کے بارے میں مذکورہ صدر مسلّم و معروف قانون و ضابطے کے مطابق یہ اسماء اِس قصیدہ میں مستعمل ہُوئے ہیں۔ ان میں اشتقاق کی رعایت اور تصوّر ہرگز درست نہیں ہے ورنہ بہت سے اسماء کے اطلاق میں باعتبار معانی و مفاہیم بڑا اشکال پیدا ہوگا اور اپنے مدلول و موضوع لہ پر ان کا اطلاق اور حمل مشکوک ہو جائے گا۔

دیکھئے۔ عبّاس شیر کا نام ہے اور شیر ہی کی مناسبت سے بطور مدح و تعظیم کے نبی علیہ السّلام کے چچا حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ اس سے موسوم تھے۔

لیکن اشتقاق از مأخذ سے یہ نام موجبِ ہجو و مستلزِم مذمّت و قباحت ہے اور قبیح معنی والا نام شرعًا و عُرفًا مستحسن شمار نہیں ہوتا، عَبّاس کا مأخذ عَبَس ہے اور عَبَس کا معنی ہے تُرش رُو ہونا، چِیں بجبیں

ہونا، اور شریعتِ اسلامیّہ میں طَلاقتِ وَجْہ (کُشادہ رُوئی) مَامُور ہے اور عبوستِ وَجْہ (تُرش رُوئی) مستکرہ ہے۔

اسی طرح حمزۃ شیر کا نام ہے، یہ نبی علیہ السلام کے چچا سیّد الشُہدا، کا نام ہے۔ اشتقاقی معنی کی رعایت و تصوّر کے بغیر صرف شیر پر دلالت اور اس کے نام ہونے کی وجہ سے یہ نہایت پیارا نام مستحسن محبوب اور موجبِ مدح و ثنا والا نام شمار ہوتا ہے لیکن اشتقاقی معنی اور اس کے مَاخذ کے مفہوم کا اگر تصوّر کیا جائے تو اس نام میں کوئی خوبی باقی نہیں رہتی بلکہ یہ قبیح اسماء میں داخل ہو جاتا ہے۔ حمزۃ کا مَاخذ حمز ہے۔ حمز کا معنی ہے کسی بدذائقہ تُرش چیز کا زبان پر بُرا اثر ڈالنا یعنی چرپراہٹ ڈالنا۔

الغرض مذکورہ صدر قانون وضابطہ کے پیشِ نظر اس قصیدۂ رثائیہ میں بطورِ مدح و ثنا شیر کے اسماء کا استعمال ہُوا ہے۔

لہٰذا اِس قصیدے کے قاری و ناظر کو چاہیئے کہ اس کے پڑھنے اور مطالعہ کے وقت حضرت شیخ محترم شیخ الحدیث مرحوم پر اسماءِ اَسد (شیر کے نام) کے اطلاق وحمل میں مذکورہ صدر ضابطہ و قانون کو مدّ نظر رکھے۔ اور اشتقاقی معنیٰ اور مَاخذ کے مفہوم سے قطع نظر کرے۔ کیونکہ اس قصیدہ میں ان اسماء کا ذکر صرف اس غرض سے کیا گیا ہے کہ وہ صرف اَسد کے معنی (شیر) پر دلالت کرتے ہیں۔ البتہ جن اسماءِ اسد میں شیر پر دلالت کے ساتھ ساتھ اشتقاقی معنی بھی متبادر الی الذہن ہو اور مَاخذِ اشتقاقِ اسم کی طرف ذہن کا انتقال تقریبًا لازم یا غالب ہو اور مَاخذِ اشتقاق کا مفہوم بظاہر نامناسب ہو اور کسی بزرگ انسان پر ان کا اطلاق وحمل موجبِ مدح ہونے کی بجائے مُوہِمِ سُوءِ ادب ہو مثل جاھل، کلب، شتیم، مُشَتّم، عجوز، جِرو عفریت، حیّۃ الوادی، مُرمِل، اخنس، کِرِیَہ (یہ سب شیر کے اسماء ہیں) تو اِس قِسم کے اسماء کا اطلاق قصیدۂ ہذا میں اَعداءِ دین وفسّاق پر کیا گیا ہے۔

اسی طرح مادہ یعنی شیرنی سے مختصّ اسماء مثل لبوۃ، عِرس، خُنابِسۃ (حاملہ شیرنی) اُمّ القَشْعَم، اُمّ الحارث وغیرہ اَسماء کا مِصداق بھی اَعداءِ دینِ اسلام ہی کو بنایا گیا ہے۔

دیکھئے ۔ وکنتَ تجاهِد الفُسّاقَ الخ شعر ۱۵۵ تا ۱۶۳۔

فائدہ ۸ = اس قصیدہ میں مذکور اسماءِ اَسد عمومًا اَخبار ہیں مبتدأ مذکور یا مبتدأ محذوف کیلئے۔

مبتدأ محذوف ضمیر "ھو" ہے جو مَرثی یعنی حضرت شیخ الحدیث مرحوم کو راجع ہے، نیز یہ از قبیل عَدّ الاسماء والاَوصاف بھی ہیں اور مبتدأ واحد وموصوف واحد کے اوصاف کثیرہ و اخبار کثیرہ کے ذکر اور طریقۂ عدِّ اسماء و اوصاف میں ترکِ حرف عطف بھی جائز ہے اور ذکر حرف عطف بھی درست ہے۔ بالفاظِ دیگر ایسے موقع پر دونوں طریقے یعنی ذکر حرفِ عطف و ترک حرف عطف کلام فصیح وبلیغ میں عند القدماء والمتاخرین رائج و شائع ہیں اور دونوں طریقے بلیغ و مستحسن سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ قصیدۂ ہذا میں بھی اسماءِ اَسد کے ذکر میں اِن دونوں طریقوں پر عمل کیا گیا ہے۔ گاہے حرفِ عطف ذکر کیا گیا اور گاہے ترک کیا گیا۔

اسی طرح قصیدہ ہذا میں مذکور دیگر اوصافِ مدح و احوالِ ثنا میں بھی مذکورہ صدر معروف ومسلم عند البلغاء طریقے پر عمل کیا گیا ہے کیونکہ وہ بھی اسماءِ اَسد کی طرح یا تو اخبار ہیں یا صفات ونعوت۔ چنانچہ گاہے ان اوصاف و احوال میں ذکرِ حرفِ عطف پر اور گاہے ترک حرفِ عطف پر عمل کیا گیا۔ نیز اسماءِ اَسد کی مناسبت وجوار کے پیشِ نظر دیگر اوصافِ مدحیّہ میں ترکِ حرفِ عطف کے طریقہ پر عمل مزید مقبول و مستحسن شمار ہوگا۔

فائدہ ۹ = بعض اسماءِ اَسد غیر منصرف ہیں مثل اُسامۃ۔ فرافِصۃ۔ اور غیر منصرف پر دخولِ تنوین و جرّ اگرچہ ضرورتِ شعری کی وجہ سے عند القدماء والمتاخّرین رائج ہے لیکن قصیدۂ ہذا میں اس ضرورتِ شعری سے حتی الوسع اجتناب و احتراز کیا گیا ہے۔ اس لیے اسماءِ غیر منصرفہ کو عموماً مضاف کرکے مستعمل کیا گیا ہے مثل فُرافِصۃ المُھیمِن، اُسامۃ رَبّنا۔

فائدہ ۱۰ = قصیدۂ ہذا غریب و بدیع طریقۂ ارتقاءِ تدریجی پر اور تفنُّنِ بیان و تنوُّعِ اسلوب پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اولاً مطلق اشعارِ مدح و رثاء کا ذکر ہے پھر ساتویں شعر کے کلمۂ قافیہ میں بطریقِ بدیع ذکرِ اسماءِ اَسد کی طرف انتقال کیا گیا ہے۔ پھر آٹھویں شعر کا مصرعۂ ثانیہ جو دو اسماءِ اسد پر مشتمل ہے اس انتقالِ بدیع کا بدیع وحسین ومربوط تتمّہ ہے۔ پھر اسماءِ اسد پر مشتمل صرف دو اشعار کا ذکر ہے نہ کہ زیادہ اشعار کا۔ پھر رجوع الی اوصاف المدح کے طور پر ایک شعر کا ذکر ہے تاکہ محض اوصافِ مدح سے یکلخت انتقال نہ ہو جائے۔ اوصافِ مدحیّہ کے یکلخت ترک سے ذہن پر بوجھ پڑ سکتا ہے اس لیے رجوع پر عمل کیا گیا۔

پھر اسماءِ اسد پر مشتمل تین اشعار کا ذکر ہے، پہلے اسماءِ اَسد کے دو اشعار تھے اور اب تین کر دیے گئے تاکہ اسماءِ اسد والے اشعار میں تدریجی زیادت اور تدریجی ارتقاء سے قاری وناظر کا ذہن آہستہ آہستہ و تدریجاً

تصوّرِ اسماء اَسد سے مانوس اور وابستہ ہوتا جائے۔

پھر محض اوصافِ مدحیہ (خالی از اسماءِ اسد) کی طرف حسبِ اشتیاقِ ذہنِ ناظر و قاری رجوع کرکے چار اشعار کا ذکر ہے۔

پھر چار اشعار (پہلے تین اشعار تھے) اسماءِ اسد والے ہیں۔

پھر محض اوصافِ مدح (خالی از اَسماءِ اسد) پر مشتمل پانچ اشعار کا ذکر ہے۔

پھر چھ اشعار (پہلے چار تھے) وہ ہیں جو اسماءِ اسد و اسماءِ متعلقاتِ اَسد پر مشتمل ہیں۔

پھر تین اشعار وہ ہیں جو اسماءِ اَسد کے ذکر سے خالی ہیں اور دیگر احوال و اوصافِ ثنا و تعریف پر مشتمل ہیں۔ بعدہ پانچ اشعار وہ ہیں جو اسماءِ اسد پر مشتمل ہیں۔

بعدہ چار اشعار اسماءِ اسد سے خالی ہیں۔

بعدہ سات اشعار اسماءِ اسد پر مشتمل ہیں۔ وعلیٰ ہذا القیاس کبھی اسماءِ اسد والے اشعار کا اور کبھی دیگر احوال و اوصاف والے اشعار کا ذکر ہے۔

فائدہ ۱۱ = برائے تعمیمِ فائدہ و تسہیلِ فہم اس قصیدے کے ساتھ اس کا اُردو ترجمہ بھی پیشِ خدمت ہے۔ ترجمہ کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ متعدد اشعار میں تحت اللفظ ترجمہ کی بجائے مُرادی ترجمہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

یہ قصیدہ غریبہ عجیبہ بحرِ وافر مثمّن سے ہے۔ بحرِ وافر کا مشہور وزن چھ بار مفاعلتن ہے۔ یعنی یہ بحر عموماً مسدّس مستعمل ہوتا ہے تاہم مثمّن بھی مستعمل ہوتا ہے۔ قصیدۂ ہذا میں یہ بحر مثمّن ہے۔ کئی بحور مُسدّسہ کا مثمّن مستعمل ہونا شعراء و بلغاء کے نزدیک رائج و مقبول ہے۔

حافظ شیرازیؒ کے مشہور دیوان کا پہلا حصّہ اور پہلے شعر کا پہلا مصرع عربی و مثمّن ہے۔ وہ شعر یہ ہے ؎

الَا یَا اَیُّھَا السَّاقِی اَدِرْ کَاْسًا وَّ نَاوِلْھَا

کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مُشکلہا

یہ مصرع بلکہ یہ ساری ابتدائی نظم بحرِ ھزج مثمّن میں سے ہے۔ بحرِ ھزج عموماً مسدّس ہوتا ہے یعنی اس کا وزن ہوتا ہے مفاعیلن چھ مرتبہ۔

لیکن دیوانِ حافظ شیرازی کی پہلی نظم بحرِ ہزج مثمّن سے ہے یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بحرِ وافر مثمّن سے ہو۔
میرے اِس قصیدہ کے بارے میں قارئین یہ بات ملحوظِ نظر رکھیں کہ جابجا اس میں مفاعلتن بسببِ عصب کے مفاعیلن ہوگیا ہے۔ عَصَب کا معنی ہے اِسکانُ حرفٍ خامسٍ متحرّکٍ۔ اسی طرح حسب قوانینِ علم عروض اس میں بعض دیگر تصرّفات از قبیل زحاف و علل بھی واقع ہوتے ہیں۔

فائدہ ۱۲ = یہ امر نہایت مسرّت وخوشی کا باعث ہے کہ بندہ عاجز اس قصیدہ کے نظم وتہذیب سے حرم شریف میں اقامت کے دوران فارغ ہُوا۔ یعنی منیٰ میں مسجد خیف کے قریب رابطۂ عالم اسلامی کے دار الضیافہ میں بروز سبت وبتاریخ ۱۲ ذوالحجّہ ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۹۲ء اس قصیدہ کی ترتیب ونظم کی تکمیل ہوئی۔

اِس وقت یہ بندۂ عاجز حج مبارک کے سلسلے میں اپنے کنبہ سمیت رابطۂ عالم اسلامی کے دار الضیافہ میں مقیم ہے۔ اِس وقت میرے پاس کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ سفر کی وجہ سے اور لوگوں کے شدید ازدحام کی وجہ سے کسی کتاب کا حصول نہایت مشکل کام ہے۔

اس قصیدہ کا نام رکھتا ہُوں۔ فَتح الصّمَد بنظم اَسماء الاَسد۔

اور لقب وعُرف = نظم الفقیرِ الرُّوحانی فی رثاء الشیخ عبد الحقّ الحقانی = رکھتا ہُوں۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

نزیل منیٰ۔ الفقیر مُحمّد مُوسیٰ الرُّوحَانِی البَازی عفا اللہ عنه

استاذ الحدیث والتفسیر بالجامعَة الاشرفیّة

لاهور۔ باکستان

یوم السبت ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

فتح الصمد بنظم اسماء الأسد

نظم الفقير الروحانی فی رثاء الشیخ عبد الحق الحقانی

قصیدة فریدة لا نظیر لها فی الماضی قد جمعت فیها ما ینیف علی ستمائة من اسماء الاسد وما یتعلق بالاسد وهی رثاء المحدث الکبیر مسند العصر جامع المعقولات والمنقولات شیخ الحدیث

مولانا عبد الحق رحمه الله تعالی

مؤسس جامعة دار العلوم الحقانیة ببلدة اکوره ختک
المتوفی یوم الاربعاء ٢٤ محرم ١٤٠٩ھ ٧ سبتمبر ١٩٨٨م

فرغت من نظم هذه القصیدة الیتیمة واکمالها فی منی الارض المبارکة والحرم الشریف

ساعة خمس ونصف مساء یوم السبت بتاریخ ١٢ ذوالحجة من سنة ١٤١٢ھ
١٣ یونیو من سنة ١٩٩٢م . وذلک بعد ما فرغنا من اداء اکثر مناسک الحج

وکنت مقیما مع عائلتی کلها فی دار الضیافة لرابطة العالم الاسلامی. بمنی

الفقیر الی الله محمد موسی الروحانی البازی (عفی عنه)
أستاذ الحدیث والتفسیر بالجامعة الأشرفیة
لاهور - باکستان

نزیل منی - یوم السبت ١٢ ذوالحجة ١٤١٢ھ ١٣ یونیو ١٩٩٢م

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

غم اور آنسو کے چند منظوم کلمات

رثاء المسند الرحلة الحجّة

الشّیخ عبد الحق رحمہ اللہ

مؤسّس دار العلوم الحقّانیّة باکورہ ختک

من العبد الفقیر محمّد موسی الروحانی البازی الاستاذ بالجامعة الاشرفیة لاهور

۱) خَلِیلَیَّ ابکِیَا اِذ بَانَ مُسنِدُنا وَقَیِّمُنا

اے میرے دو حبیبو۔ گریہ وفغاں کرو۔ کیونکہ ہمارے عظیم محدّث اور سرپرست ہم سے جُدا ہوئے۔

وَلَهفِی۔ آہِ۔ ماتَ الشَّیخُ عَبدُالحقِّ اَکرَمُنا

ہائے افسوس۔ کہ ہمارے محترم ومکرّم مولانا شیخ عبد الحقؒ وفات پاگئے

۲) قِفَا نَبكِ الّذِی قد کَانَ یُرشِدُنا وَینصَحُنا

اے دو دوستو ٹھہرو۔ تاکہ غم کے آنسو بہائیں اور روئیں اس محدث کی موت پر جو ہمیں ارشاد و نصیحت کرتے تھے

وَیَهدِینا صِراطًا مُستَقِیمًا وَهُوَ اَعلَمُنا

اور ہمیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرتے تھے۔ وہ سب سے بڑے عالم تھے

۳) قِفَا نَنعَ السَّرِیَّ الحُجَّةَ الاَسنیٰ وَرُحلَتَنا

اے دو رفیقو۔ ٹھہرو۔ ہم اُس شخص کی موت کی اطّلاع لوگوں کو دیں جو سردار، حجّت، بلند اور ہمارا مرجع تھے

وَشَیخَ شُیُوخِ هٰذَا العَصرِ مَن مَازَالَ یُعظِمُنا

اور موجودہ زمانہ میں شیوخ کے شیخ تھے۔ وہ سدا ہماری ترقّی و بلندی میں کوشاں تھے

---

۱) المسند هو المحدّث الکبیر۔ القیّم درست کرنے والا، سرپرست۔

۳) السّرِیّ سردار، الحُجّة حافظ الحدیث، الاسنیٰ بلند۔ الرُّحلة وہ شیخ کبیر جس کی طرف سب لوگ سفر کرتے ہیں۔ نعی۔ موت کی اطّلاع دینا۔

④ قِفَا نَبْكِ الحَبِيبَ الشَّيْخَ عبدَ الحق مَوْلَانَا

اے دوساتھیو ٹھہرو تاکہ ہم آنسو بہائیں اور روئیں مولانا شیخ عبد الحق کی موت پہ۔ وہ جو ہمارے حبیب تھے۔

وَمَنْ قد كان يَبْذُلُ وُسْعَهُ فِيمَا يُقَوِّمُنَا

اور وہ شیخ جو مسلسل کوشش کرتے رہے ہماری اصلاح کے لیے

⑤ وَمَنْ جَمَعَ الشَّتَاتَ وَلَمَّ شَعْثَ القَوْمِ يَأْسُوهُمْ

اور وہ جو مسلمانوں کی زبوں حالی و اختلاف کا ازالہ کرتے تھے ہمدردی کرتے ہوئے

وَيَجْبُرُ وَهْيَنَا جَبْرًا وَيُصْلِحُنَا وَيُحْكِمُنَا

اور ہماری کمزوری کا جبیرہ کرتے ہوئے ہماری اصلاح کرتے تھے اور ہمیں ظاہری وروحانی طور پہ طاقت ور بناتے رہے۔

⑥ وَاَصْلَحَ حِينَمَا اسْتَشْرَى الفَسَادُ وَرَمَّ رَثًّا إِذْ

انھوں نے اصلاح کی دین اور قوم کی جبکہ فساد حد سے متجاوز ہو چکا تھا اور خرابی کا ازالہ کیا اُس وقت

تَفَاقَمَ صَدْعُهُ وَازْدَادَ حَتَّى كَادَ يَأْزِمُنَا

جبکہ فساد اور شر اتنا زائد ہو گیا تھا کہ ہماری مکمل تباہی کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا

⑦ مَحَطُّ رُكُوبِ اَهْلِ العِلْمِ نَافِعُهُم وَمُرْشِدُهُم

مولانا مرحوم سب علماء کا مرجع تھے نیز وہ بڑے نافع و مُرشد تھے

نَعَمْ هُوَ عِنْدَ رَفْعِ شَعَائِرِ الرَّحْمٰنِ ضَيْغَمُنَا

وہ شعائر اللہ بلند کرنے کے لحاظ سے علماء میں شیر کا درجہ رکھتے تھے

---

⑤ لَمَّ ای جمع، یہ صیغہ ماضی ہے۔ شعث متفرق، پریشانی۔ یقال لَمَّ شعثه۔ اصلاح کرنا خرابی اور نقص دُور کرنا۔ یأسو ہمدردی و غمخواری کرنا، جبر کا معنی ہے اصلاح کرنا، کسی چیز کا حال اچھا کرنا، وَهْی شگاف، کمزوری، اِحکام مضبوط کرنا، فساد سے روکنا۔

⑥ استشراء الفساد کا معنی ہے فساد کا انتہا کو پہنچنا۔ رَمّه درست کرنا۔ الرّثّ بوسیدہ چیز۔ یقال رمّ الرثّ یعنی خرابی دُور کی۔ تفاقم زیادہ ہونا اور بڑا ہونا۔ صدع شگاف، متفرق ہونا۔ یقال تفاقم صدعه ای عظم شرّہ وزاد۔ أزم تباہ کرنا، استیصال کرنا، استحصال کرنا۔

⑦ مَحَطّ کا معنی ہے مرکز، مرجع، منزل۔ رکوب جمع ہے رکب کی۔ ای القافلة۔ رکب اسم جمع ہے یعنی

⑧ وَمَفْخَرَةُ الْوَرٰى نُوْرُ الْهُدٰى طَلّاعُ اَنْجُدَةٍ

وہ مُسلمانوں کے لیے باعثِ فخر، نورِ ہدایت اور مشکلات کو حل کرنے والے تھے

وَفِى الْبَأْسَاءِ فِرْفِرُنَا[٢] وَفِى الْبَلْوٰى عَشَرَّمُنَا[٣]

وہ علمی و دینی معرکوں میں نیز ہر آزمائش کے وقت شیرِ خدا تھے

⑨ وَهِمْهِيْمٌ[٤] وَهَمْهَامٌ[٥] وَهُمْهُوْمٌ[٦] وَهَوّامٌ[٧]

وہ اسلامی امُور میں ہمارے لیے اسد اللہ 〃 〃 〃 تھے

وَهَضّامٌ[٨] وَهَصّامٌ[٩] وَهَاضُوْمٌ[١٠] هَصَمْصَمُنَا[١١]

〃 〃 〃 〃

⑩ مُضَرِّسُنَا[١٢] وَعَتَرَّسُنَا[١٣] عَتَرّسُنَا[١٤] عَرَنْدَسُنَا[١٥]

〃 〃 〃 〃

وَاَغْضَفُنَا[١٦] وَعِرْفَاسٌ[١٧] وَصِلْقَامٌ[١٨] وَصَلْقَمُنَا[١٩]

〃 〃 〃 〃

⑪ لَقَدْ جَلَّتْ مَاٰثِرُهٗ كَمَا عَزَّتْ مَنَاقِبُهٗ

شیخ مرحوم کی خوبیاں، کمالات و مناقب بہت بلند اور کمیاب غالب ہیں

وَقَدْ جَمَّتْ مَعَارِفُهُ الَّتِى اَمْسَتْ تَسَوِّمُنَا

اسی طرح ان کے معارف و علوم بہت زیادہ ہیں جو ہم عُلماء کے لیے مُوجب زینت ہیں

اونٹ یا گھوڑوں کی سوار جماعت، قافلے، بڑے عالم کے بارے میں کہا جاتا ہے هو مَحَطُّ الرحال ومحطّ الركوب۔ یعنی وہ قافلوں کا مرجع و منزل ہے، دور دراز سے قافلے اس کی زیارت کے لیے آتے ہیں۔ ضيغم قصیدہ ہذا میں یہ پہلا اسم اسد ہے۔

⑧ اَنْجِدَة و اَنْجَاد جمع نَجْد، بلند زمین، يقال هو طلّاع اَنْجُدَةٍ یعنی وہ مشکل امُور پر غالب آنیوالا ہے

⑪ مآثر جمع ہے مأثرة کی، خاندانی بزرگی جو مشہور ہو۔ مناقب جمع منقبة، بزرگی، فخر کی بات، خوبی، جمّ الشئُ ای كثر۔ تسويم کا معنی ہے حاکم بنانا، پوری قدرت و قوّت دینا، تحسین و تزئین کے معنی میں بھی مستعمل ہے، یہاں یہ تینوں معنی درست ہیں۔

⑫ قد احسنا[20] وقسقاس[21] قساقسنا[22] وقسقسنا[23]

وہ ہمارے لیے باعتبار مُحافظ ہونے کے اسدُ اللہ ″ ″ ″ کی حیثیت رکھتے تھے

ونهّاس[24] نهوس[25] منهس[26] ضغز[27] وقشعمنا[28]

″ ″ ″ ″ ″

⑬ مهرّتنا[29] واهرتنا[30] ومهروت[31] ومنهرت[32]

″ ″ ″ ″

وضابثنا[33] ومضرجنا[34] وعسربنا[35] وشجعمنا[36]

″ ″ ″ ″

⑭ بسور[37] ذو قعاقع[38] لائث[39] وعجنّس[40] المولى

″ ″ ″ ″

سراح[41] الله آبى[42] الله جسّاس[43] وادلمنا[44]

″ ″ ″ ″

⑮ فروح العلم قد بلغ التّراقي بعده وذوت

اُن کی وفات کے بعد رُوح علم گلے کو پہنچی اور سُوکھ گئے

رياض العلم بعد الزّهو اذ قد مات مضخمنا

علمی باغیچے شاداب ہونے کے بعد کیونکہ ہمارے شریف راہنما وفات پا گئے

⑯ واشرفنا واورعنا واتقانا واخشعنا

وہ سب سے زیادہ شریف ۔ پرہیزگار ۔ مُتّقی اور خدا کا خوف رکھنے والے تھے

ومولانا واعلانا واولانا وافخمنا

وہ ہم میں اعلٰی و اولیٰ بالاکرام مولانا اور معظّم تھے

---

⑮ تراقی سینے کا بالا حِصّہ ، ہنسلی ۔ یہ جمع ہے ترقوت کی ۔ ذوِی سبزی اور گھاس کا مُرجھانا اور خشک ہونا ۔ زَہو و زَہاء کا معنی ہے تروتازگی ، رونق اور چمک ۔ مِضخم وہ شخص جو سردار و مخدوم و عالی مرتبت ہو ۔



(١٧) وبالقرآن اَعْلَمُنَا وبِالآثارِ اَعْرَفُنَا

وہ قرآن کے سب سے بڑے عالم ۔ احادیث کے بہت بڑے عارف

وبِالاَسْرارِ اَدْرَانا ولِلاسلام اَخْدَمُنَا

اور اسرارِ شریعت کے زیادہ جاننے والے تھے اور اسلام کے سب سے بڑے خادم تھے

(١٨) مُحَدِّثُنَا۔ مُفَسِّرُنَا۔ وبَحْرُ العلمِ۔ اَفْقَهُنَا

وہ ہمارے محدّث ۔ مفسّر۔ علم کے سمندر ۔ سب سے بڑے فقیہ

وحافِظُنَا وعُرْوَةُ دِينِنَا الوُثْقىٰ واَفْهَمُنَا

حافظ الحدیث تھے ۔ اور اسلام کا مضبوط دستہ اور بلند فہم والے تھے

(١٩) غَضُوبُ اللهِ[٤٥] غَضْبُ اللهِ[٤٦] اَصْهَبُهٗ[٤٧] وعَشْرَبُهٗ[٤٨]

وہ اسد اللہ ہیں // // //

عَشَّرَبُهٗ[٤٩] غَشَّرَبُهٗ[٥٠] عُشَارِبُهٗ[٥١] وضَبْثَمُنَا[٥٢]

// // // //

(٢٠) قَطُوبُ اللهِ[٥٣] قَاطِبُهٗ[٥٤] وقَعْنَبُهٗ[٥٥] قعُانِبُهٗ[٥٦]

// // // //

وكَعْنَبُهٗ[٥٧] كُعَانِبُهٗ[٥٨] وقائِتُهٗ[٥٩] وهَيْزَمُنَا[٦٠]

// // // //

(٢١) مُقَبْقِبُهٗ[٦١] وجُخْدُبُهٗ[٦٢] وجُخْدَبُهٗ[٦٣] وقَبّابُ[٦٤]

// // // //

واَغْلَبُنَا[٦٥] مُفاجِئُنَا[٦٦] وقِرْضَابُ[٦٧] وهَيْصَمُنَا[٦٨]

// // // //

(۲۲) وَمُفتَرِسٌ ابُو الفَرّاسِ فَرفَارٌ فُرَافِرَةٌ[۶۹][۷۰][۷۱][۷۲]

//	//	//	//

وَفِرفَارٌ عَفرفَرَةٌ فُرَافِرُنَا وَمِهصَمُنَا[۷۳][۷۴][۷۵][۷۶]

//	//	//	//

(۲۳) اذا سَبَقَ الكِرَامُ الىٰ عُلوٍّ كُنتَ سَابِقَهم

جب علماء کسی کارِ خیر کی طرف مسابقت کرنے لگتے تو آپ سب سے آگے ہوتے

وَقائدَهم نعم ما زلتَ تهدِينا وتقدُمُنا

اور ان کے قائد ہوتے۔ آپ سدا ہمیں ہدایت کرتے اور ہر کارِ خیر میں ہم سے آگے ہوتے

(۲۴) لِموتِكَ قد بكتْ ارضٌ وعرشٌ ثم كرسِيٌّ

آپ کی موت پر ماتم کناں ہیں زمین ۔ عرش ۔ کرسی

وافلاكٌ وانجُمها وكعبتُنا وزمزمُنا

آسمان ۔ ستارے ۔ کعبۃ اللہ اور زمزم شریف

(۲۵) وباكستانُ مَعْ هندِ۔ مساجِدُنا۔ مدارِسُنا

نیز غمگین ہے سارا پاکستان ۔ ہند ۔ ہماری مسجدیں ۔ مدارس

وارضُ اللهِ۔ مكتُنَا۔ مدينتُنا۔ يلملمُنا

اور اللہ کی پاک زمین یعنی مکّہ مکرّمہ ۔ مدینہ طیّبہ اور یلملم

(۲۶) وهٰذي الكتُبُ والاقلامُ مَعْ دارِ العلومِ بكت

نیز ساری کتابیں ۔ اقلام ۔ دار العلوم حقّانیہ روتے ہیں

ويبكِي العقلُ ثم النقلُ اِذ قد مات مُقرمُنا

نیز گریاں ہیں عقل و نقل کیونکہ ہمارے عظیم آقا و سیّد وفات پاگئے

---

(۲۳) تقدُمنا۔ بابه نصر ای تتقدّمنا ، يقال قدم القومَ قدمًا واستقدمه اى تقدّمهم وصار قدّامهم.

(۲۶) المقرم۔ بڑے سردار و عالی مقام رہنما۔ قال الزبيديؒ فى التاج ۹ج ص۲۳ ومما يُستدرك

(۲۷) ویبکی الطیرُ و الحِیتان ثم السّہلُ مَعَ جبلٍ

نیز روتے ہیں پرندے ۔ مچھلیاں ۔ ہموار میدان اور پہاڑ

ویبکی الجنُّ ثم الاِنسُ اِذ قد فاض کیخمُنا

نیز کُل جنّ و انس آہ و بکا کر رہے ہیں کیونکہ علم کے بڑے سُلطان انتقال کر گئے

(۲۸) لِأخذِ المُلحِدین لناضُباثُ[77] المِضبَثِ[78] لمَاضِی[79]

آپ مُلحدوں کے پکڑنے کے بارے میں ہمارے لیے شیر // کا طاقتور پنجہ ہیں

قِنابُ[80] اللّیثِ مِقنَبُه[81] و مِقنابٌ[82] و مِخزمُنا

// // // // اور ہمارے دین کی محافظ تلوار ہیں

(۲۹) فُتُوخُ[83] اللّیثِ قُنبُ[84] اللّیثِ مِخلَبُه[85] و بُرثُنُه[86]

// // // //

عکازِیلٌ[87] و مِضبَثُه[88] و عند البأسِ کرِدمُنا

// // اور سختی کے وقت بڑے قوی اور شجاع تھے

(۳۰) ہُزابِرُنا[89] ہِزَبرٌ[90] زُفرٌ[91] وَ اَزْہرُنا[92][93]

ہمارے اسد اللہ ہیں // // //

مُجالِحُنا[94] مُبیحٌ[95] قارِحٌ[96] غشِثٌ[97] وعرہمُنا[98]

// // // // // //

علیٰ صاحب القاموس المقرم کمکرم السیّدُ العظیم علی التشبیہ بالمقرم من الابل انتھی.

(۲۷) کیخم کحیدر عظیم المرتبہ سلطان، یہاں مراد سلطانِ علم و اسلام ہے۔ یقال سلطان کیخم ای عظیم۔

(۲۸) ان دوشعروں میں شیر کے پنجے کے دس اسماء کے علاوہ شیر کے بھی دو اسم مذکور ہیں یعنی مِضبَث و مَاضِی، مِخزَم کمنبر سیف قاطع۔

(۲۹) بأس۔ خوف، سختی ۔ کرِدم شجاعِ عظیم، دلیر، نڈر۔ ابن السائب وغیرہ کئی صحابہؓ کرِدم سے موسوم تھے۔

٣١ ولَيثٌ اُفتَخٌ[99] مُترَبِّدٌ[100] سِيدٌ[101] واَربَدُنا[102]

″	″	″	″

ومَرثَدُنا[103] شَدِيدٌ[104] مُصمَعِدُّ[105] اللهِ ضِرضِمُنا[106]

″	″	″	″	″

٣٢ شَرَنبَثُنا[107] شُرابِثُنا[108] شُنابِثُنا[109] وشَنبَثُنا[110]

″	″	″	″

غُشاغِشُنا[111] وعائِثُنا[112] وعَيّاثٌ[113] وضُمضُمُنا[114]

″	″	″	″	″

٣٣ حَطُومُ[115] الدِّينِ عَشزَبُه[116] عَشَزَّبُه[117] واَهدَبُه[118]

اسلام کے محافظ شیر ہیں	″	″	″

وغَيلُ[119] معاشِرِ العُلماءِ حَطّامٌ[120] ومِحطَمُنا[121]

جمیعتہ علماء کے شیر رہنما ہیں	″	″

٣٤ اَمِيرُ المؤمنِينَ رِوايةً ودِرايةً وتُقًى

آپ امیر المومنین ہیں روایت ۔ درایت ۔ تقویٰ ۔

واِحسانًا واِسنادًا وفِي التّحدِيثِ اَحزَمُنا

احسان اور اسناد میں اور روایتِ حدیث کے لحاظ سے ہم میں اوثق تھے

٣٥ صدُوقٌ صالِحٌ ثِقةٌ اَمِينٌ مُتقِنٌ عدلٌ

روایتِ حدیث وعلوم میں صادق ۔ صالح ۔ ثقہ ۔ امین ۔ محکم وعادل ہیں

ومُسنِدُ عصرِهٖ علّامةٌ ثَبتٌ ومُحكَمُنا

اور اپنے عصر کے عظیم محدّث ۔ علّامہ ۔ اثبت اور محکم ہیں

---

٣٤ ان تین شعروں میں حدیث و رُواۃِ حدیث سے متعلق ومختص متعدد اصطلاحی الفاظ نہایت لطیف وغریب طریقہ سے ذکر کیے گئے ہیں ۔

(٣٦) قَوِیٌّ ضَابِطٌ وَ مُجَوِّدٌ فِی کُلِّ مَا یَرْوِیْ

روایتِ حدیث میں بہت قوی، ضابط اور جیّد ہیں ہر مروی میں

وَمَحْفُوْظٌ وَمَأْمُوْنٌ وَمَعْرُوْفٌ وَاَسْلَمُنَا

اور محفوظ ۔ مامون ۔ معروف اور ہر قسم کی جرح سے سالم ہیں

(٣٧) مَهِیْبُ[122] اللهِ کَفَنَّاتٌ[123] کَذَا مُتَهَیِّبٌ[124] هَدِبٌ[125]

وہ اسدُاللہ ہیں ″ ″ ″

وَمِنْهَتُهٗ[126] وَمُنْهِتُهٗ[127] وَنَهَّاتٌ[128] وَمُجْشِمُنَا[129]

″ ″ ″ ″

(٣٨) وَنَآَّتٌ[130] وَهَرَّاتٌ[131] هَرُوْتٌ[132] دَلْهَثٌ[133] هَرِتٌ[134]

″ ″ ″ ″ ″

وَدِلْهَاثٌ[135] دُلَاهِثُنَا[136] وَاَبْغَثُنَا[137] عَثَمْثَمُنَا[138]

″ ″ ″ ″

(٣٩) وَجَرْهَاسٌ[139] وَجِرْفَاسٌ[140] وَجَوَّاسٌ[141] وَمُخْتَبِسٌ[142]

″ ″ ″ ″

خَبُوْسٌ[143] خَابِسٌ[144] وَخُنَابِسٌ[145] نَهِزٌ[146] وَاَخْثَمُنَا[147]

″ ″ ″ ″ ″

(٤٠) فُرَافِصَةُ[148] الْمُهَیْمِنِ هِنْدِسٌ[149] مُتَمَهِّرُ[150] الْبَارِیْ

وہ اللہ مہیمن باری کے اسد ہیں ″ ″ ″

وَهَجَّاسٌ[151] فَصَافِصَةٌ[152] فُرَافِصُنَا[153] وَاَحْلَمُنَا

اور ہم عُلماء میں بڑے علم وتحمّل والے ہیں ″ ″ ″

---

(٤٠) اس شعر کے آخر میں لفظ قافیہ یعنی "اَحْلَمُنَا" اسمِ اسد نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اس کے اوپر بطورِ علامت وتنبیہ خط کھینچا گیا ہے۔ پس قصیدہ ہٰذا میں لفظ قافیہ پر خط ولکیر اس بات کی علامت ہے کہ یہ اسمِ اسد نہیں ہے۔ یہ لکیر افعال



٤١ غدقٌ[١٥٤] قصقصٌ[١٥٥] وقصاقصٌ[١٥٦] صادٌ[١٥٧] ومُرتصِفٌ[١٥٨]

″	″	″	″	″

ومِقعاصٌ[١٥٩] ومِقعصُنا[١٦٠] ودُهواءٌ[١٦١] وزهدمُنا[١٦٢]

″	″	″	″

٤٢ وما مِن مجلسِ العُلماءِ اِلّا انتَ سيّدُهم

آپ علماء کی ہر مجلس میں صدر و سردار

واَوحدُهم وامثلُهم وفی الخیراتِ اَقدمُنا

یکتا اور افضل ہوتے تھے اور کارہائے خیر میں سب سے آگے ہوتے تھے

٤٣ وزِنتَ منابرَ الاسلامِ اِذ ماکنتَ تصعدُها

آپ نے دینِ اسلام کے منبروں کو زینت بخشی جبکہ آپ اُن پر چڑھ کر

فتخطُبنا وتنصحنا وعن فحشاء تزخمنا

خطبہ دیتے ہُوتے ہمیں نصیحت کرتے اور بُرائی سے روکتے

٤٤ کأنّ کلامکَ الجذّاب دُرّتُنا ولُؤلُؤنا

آپ کا کلام بلحاظ کشش کے گویا کہ ہمارے لیے گوہر۔ موتی

وجوهرُنا ویاقوتٌ۔ زُمرّدُنا ومنجمُنا

جواہر۔ یواقیت۔ زمرّد اور جواہرات کی کان ہے

پر نہیں کھینچی گئی۔ کیونکہ افعال میں اشتباہ و اشکال نہیں ہے۔

٤١ دُھواء کبُصَراء، حرف "ھاء" دراصل مفتوح ہے والسکون للضرورۃ۔

٤٣ تزخم شدّت سے کسی کام سے روکنا اور دفع کرنا یقال زخمہ ای دفعہ دفعًا شدیدًا۔

٤٤ منجَم معدن، جواہر و یواقیت کی کان۔



(٤٥) وَاِنَّ خِطَابَكَ الْمَحْبُوْبَ مِغْنَاطِيْسُ اَفْئِدَةٍ

بے شک آپ کا خطاب باعتبار محبُوب ہونے کے دِلوں کا مغناطیس ہے

وَعَسْجَدُنَا وَفِضَّتُنَا وَدِيْنَارٌ وَدِرْهَمُنَا

اور ہمارے لیے سونا چاندی دینار اور درھم ہے

(٤٦) دَهُوْسُ[١٦٣] الْعِلْمِ دَوْكَسُهٗ[١٦٤] دُمَاحِسُهٗ[١٦٥] وَدُرْفَاسٌ[١٦٦]

آپ عِلم کے شیر ہیں // // //

وَدِرْنَاسٌ[١٦٧] وَدُبَّحْسٌ[١٦٨] وَدَوَّاسٌ[١٦٩] مُخَثْعَمُنَا[١٧٠]

// // // //

(٤٧) عَمُوْسُ[١٧١] اللّٰهِ عَنْبَسُهٗ[١٧٢] عَمَّاسُ[١٧٣] اللّٰهِ مَيَّاسٌ[١٧٤]

آپ اسد اللہ ہیں // // //

عَلَنْدَسُهٗ[١٧٥] عُنَابِسُهٗ[١٧٦] وَعَنْبَسَةٌ[١٧٧] وَضَيْثَمُنَا[١٧٨]

// // // //

(٤٨) وَبَهْنَسُنَا[١٧٩] مُبَهْنِسُنَا[١٨٠] غَضَوَّرُنَا[١٨١] خُنَافِسُنَا[١٨٢]

آپ ہمارے لیے ایسے اسد اللہ ہیں // // //

وَخَبَّاسٌ[١٨٣] كَذَا مُتَبَهْنِسٌ[١٨٤] فِي الْبِرِّ يُقْحِمُنَا

// // جو نیکی میں ہمیں شدّت سے داخل کرتے رہتے ہیں

(٤٩) وَاَصْبَحُنَا[١٨٥] وَسِرْحَانٌ[١٨٦] وَاَصْدَحُنَا[١٨٧] وَطَحْطَاحٌ[١٨٨]

// // // //

ضُمَادِحُنَا[١٨٩] وَقُرْحَانٌ[١٩٠] وَشُنْدُخُنَا[١٩١] وَزَهْدَمُنَا

// // // اور ہم عُلماء میں شاہین ہیں

---

(٤٨) فِي الْبِرِّ متعلق ہے فعل مؤخَّر کے ساتھ جو کہ يقحم ہے۔ اس قسم کی ترکیب آگے بھی آتی رہے گی خصوصًا مصرعِ ثانی کے آخر میں۔

(٤٩) زَهْدَم كجعفر یہ شیر کا اسم بھی ہے، اس کا ذکر شعر ۴۱ میں گزر گیا ہے اور اس کا معنی باز و شاہین بھی ہے

۵۰ جَرِیْءُ[192] اللهِ اَرْقَبُ[193] رَبِّنَا المولیٰ وطَیْثَارُ[194]

〃 〃 〃

وَلَیْثٌ[195] . جائِبُ[196] العینِ العَظِیمُ الشانِ ضَرْغَمُنَا[197]

آپ عظیم الشان اسد اللہ ہیں 〃 〃

۵۱ ضِرْزِمُ[198] مَرْزُبانُ[199] الزّأرَةِ العُلیا وراهِبُنا[200]

〃 بلند آواز والے 〃 〃

وَاَشْهَبُنا[201] و مَرهُوبٌ[202] مُدَرِّبُنا[203] وقَیْخَمُنا

اور ہم علماء کے عالی مرتبت سردار ہیں 〃 〃 〃

۵۲ وَدُبَّخَسٌ[204] و دِرْداسٌ[205] وعِتْرِیسٌ[206] وخَنْبَسُنا[207]

〃 〃 〃 〃

خوابِسُنا[208] و فُرْفُورٌ[209] وَعِفْرِینٌ[210] یُقَدِّمُنا

آپ ہمارے لیے وہ اسد اللہ 〃 〃 ہیں جو نیکی میں ہمیں آگے بڑھاتے رہے

۵۳ نَبَاهَتُهٗ - نَزَاهَتُهٗ - دِیانَتُهٗ - اَمانَتُهٗ

ان کی نیک شہرت ۔ پرہیزگاری ۔ دیانت ۔ امانت داری

نَجَابَتُهٗ - دَلائِلُنا به قَدْ دَارَ قُمْقُمُنا

اور شرافت ہر کام میں ہمارے لیے رہنما تھیں شیخ مرحوم ہمارے امور کی خبر گیری فرماتے تھے

اور یہاں یہی معنی مُراد ہے۔ اسی وجہ سے اس پر خط کشیدہ کیا گیا ہے۔ نظم و نثر میں باز و شاہین و صقر کا استعمال مقامِ مدح کبار و سلاطین میں معروف و رائج ہے۔ ۵۰ اَرْقَبُ اسمِ اسد ہے اور مضاف ہے ربّنا المولیٰ کی طرف۔ جائب العین مرکّب اسمِ اسد ہے۔ آگے العظیم الشان محض صفت ہے۔

۵۱ قیخم بلند و رفیع مرتبہ والا۔ عالیشان۔ ہر بلند شئ خواہ ظاہری طور پر بلند ہو یا مرتبہ و رُوحانی طور پر۔ و فی القاموس القیخم کحیدر المشرف المرتفع۔ مرزبان الزأرة شیر کا مرکّب نام ہے۔ زأرة شیر کی آواز کو کہتے ہیں۔ العُلیا محض صفت ہے۔ یہ جزء اسم نہیں ہے۔ ۵۲ یقدّمنا۔ ای یقدّمنا فی کل خیر وعمل نافع و فی کل مجلس علمیّ و دینیّ یقال قدّمه ای جعله متقدّمًا۔

۵۳ نباهة۔ شرافت، شریف ہونا، سمجھ اور شہرت۔ نزاهة بُرائی سے دُور ہونا، پاک دامن ہونا۔ نجابة

(٥٤) حَقائِقُهُ۔ دَقائِقُهُ۔ غَرائِبُهُ۔ عجائِبُهُ

ان کے علمی حقائق - دقائق - غرائب - عجائب -

بَدائِعُهُ۔ رَوائِعُهُ۔ مَناهِلُنا ومَعْلَمُنا

بدائع اور پسندیدہ تحقیقات ہمارے گھاٹ اور علاماتِ ہدایت ہیں

(٥٥) نَصائِحُهُ بِخُطبَتِهِ تُقَوِّمُنا وقد أَسَرَتْ

ان کے خطبہ میں مذکور نصائح ہماری اصلاح کرتے تھے اور قیدی بنایا

حَلاوتُها وبَهجتُها قُلُوبًا فهو شَدْقَمُنا

اس کی حلاوت وجمال نے دِلوں کو۔ شیخ مرحوم ہم علماء میں بڑے فصیح تھے

شریف الاصل ہونا، قول وفعل میں لائقِ ستائش ہونا، شرافت، وفی المثل، علی هذا دار القُمقُم (بضمّ القافين) ای الی هذا صار معنی الخبر ومآلُ الخبر وغاية الخبر يضرب للرجل اذا كان خبيرًا بالأمر ومثله قولهم علىٰ يدى دار الحديث۔ اس شعر میں "دلائلنا" خبر ہے اور اس سے قبل پانچ الفاظ بغیر حرفِ عطف کے مبتدأ ہیں۔

(٥٤) روائع جمع ہے رائعة کی، خوشگوار کلام، پسندیدہ وحسین، تعجّب میں ڈالنے والا، روائع مسائلِ دقیقہ و نکاتِ علمیّہ عجیبہ میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور یہاں یہ آخری معنی مُراد لینا بہتر ہے۔

مناهل جمع ہے منهل کی، اس کا معنی گھاٹ، پانی پینے کی جگہ۔ منزل۔ یہاں مُراد ہے مرجع و استفادہ علمیّہ کی جگہ۔ یہ استعارہ مکنیّہ وتخییلیّہ پر مشتمل ہے۔ مَعلم علامت، نشان جو راستوں پر بطورِ علامتِ مسافت بنا دیے جاتے ہیں اور رہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ نیز معلم کا معنی ہے مقاصد میں کامیابی کی جگہ۔ وفی القاموس مَعلَمُ الشئِ مَظنّته یہاں علمی و دینی رہنمائی کی علامات ومقامات مُراد ہیں۔ اس شعر میں متقدّم چھ کلمات مبتدأ ہیں بطریقِ عَدّ کے بغیر حرفِ عطف کے اور مناهل ومعلم خبر ہیں۔ اس شعر میں شیخ مرحوم کی بلند علمی تحقیقات ومسائلِ مستنبطہ کی طرف اور سابقہ شعر میں ان کے عظیم اوصاف خِصال وکمالات کی طرف اشارہ ہے اور اگلے شعر میں مرحوم کی فصیح ومؤثّر تقریر وخطبہ کا ذکر ہے۔

(٥٥) بهجة خوبی اور حُسن۔ شدقم کجعفر بڑا فصیح وبلیغ انسان جو کلام کے جملہ اسالیب واسرار کا عالم ہو۔ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بطورِ مدح کے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث میں شدقم کا اطلاق کیا ہے قال الزبیدی فی التاج ج ٨ ص ٣٥٧ مستدرکًا علی صاحب القاموس والشدقم يوصف به البليغ المفوّه المنطيق وبه فسّر حديث جابر رضی الله تعالى عنه حدّثه رجل بشئ فقال جابر رضى الله تعالىٰ عنه ممن سمعتَ هذا؟ فقال من ابن عباس رضى الله عنهما قال جابرؓ من الشدقم۔ انتهىٰ۔ شدقم سے اس شعر میں اسمِ اسد مُراد نہیں ہے۔ اس لیے اس پر خط کشیدہ کیا گیا ہے۔ ویسے شدقم اسمِ اسد بھی ہے جو شعر ٨٤ میں مذکور ہے۔

(۵۶) ضَبُوثُ[۲۱۱] اللهِ راصِدُه[۲۱۲] مُؤَرَّجه[۲۱۳] وخزرجه[۲۱۴]

آپ وہ اسد اللہ ہیں	"	"	"

ومُضطَبِثُ[۲۱۵] وضَبّاثُ[۲۱۶] يُفخِمُنا ويأدُمُنا

جو ہماری تعظیم کرتے ہیں اور ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہیں	"	"

(۵۷) ومُضطَهِدٌ[۲۱۷] ابوالفُرهُودِ[۲۱۸] نهدُ[۲۱۹] الخالِقِ المولیٰ

آپ خالق مولیٰ کے اسد اللہ تھے	"	"

مُعِيدُ[۲۲۰] ناهِدُ[۲۲۱] مُتوَرِّدُ[۲۲۲] هسدٌ[۲۲۳] مُطهَّمُنا

ہم علماء میں آپ کامل و جامع الکمالات ہیں	"	"	"	"	"

(۵۸) خبُورُ[۲۲۴] اللهِ حيدرُهٗ[۲۲۵] وحادِرُهٗ[۲۲۶] وحيدرةٌ[۲۲۷]

"	"	"	"

وخادِرُه[۲۲۸] ودَوسَرُهٗ[۲۲۹] وعن شرٍّ يُقحِزُمُنا

وہ ہر شرّ سے ہمیں روکتے ہیں	"	"

(۵۹) وعَوفُ[۲۳۰] اللهِ عَسلَقُهٗ[۲۳۱] وعِسلِقُه[۲۳۲] عسلّقهٗ[۲۳۳]

"	"	"	"

عُسالِقُه[۲۳۴] وعن فعل المفاسدِ كان يَجذِمُنا

اور ہر قسم مفاسد سے ہمیں منع کرتے ہیں	"

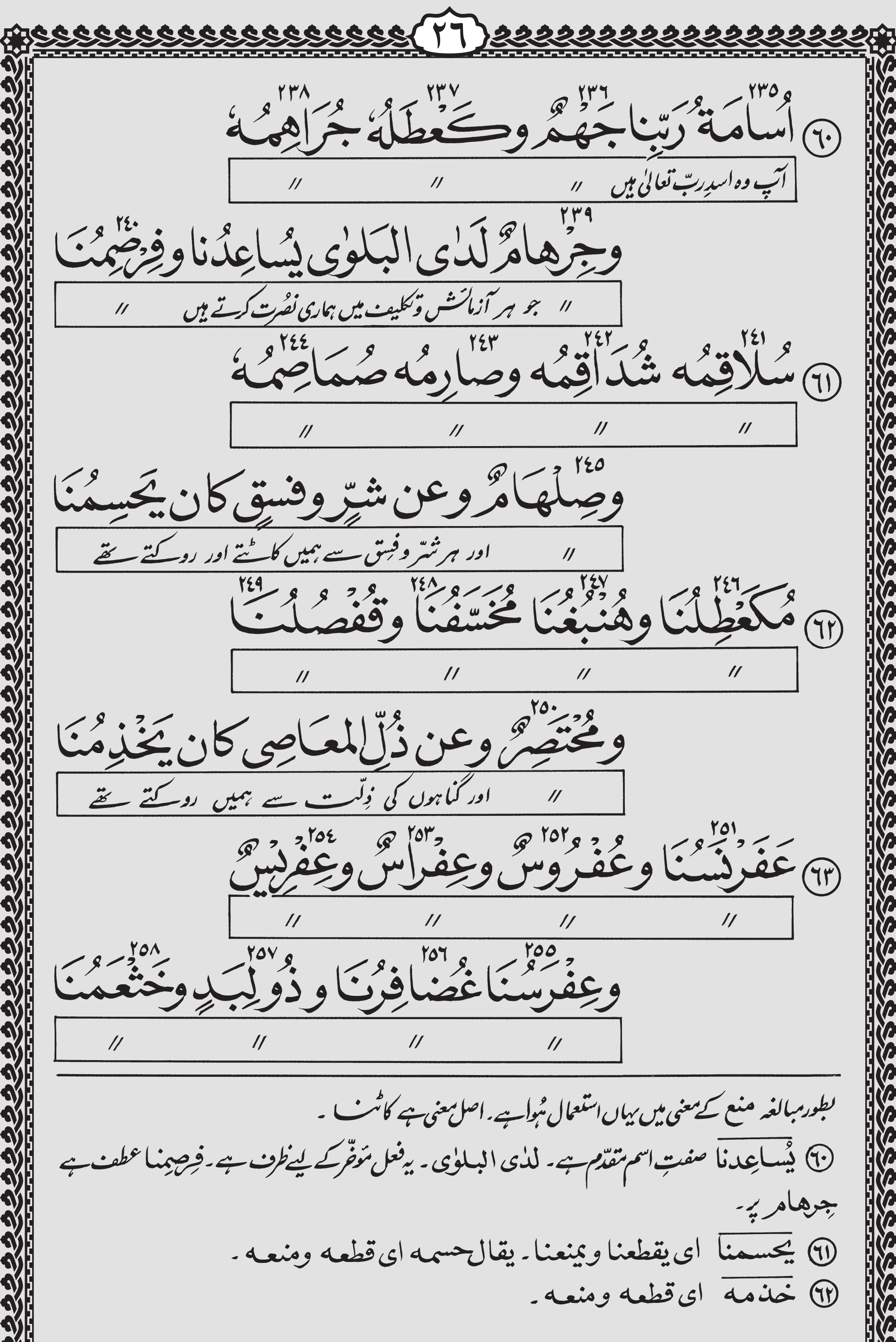
---

(۵۶) یفخِمنا صفت ہے ضبّاث کی۔ یأدم اسوہ و قدوہ ہونا یقال اَدَم الرجلُ اهلَه۔ اپنے لوگوں کے لیے نمونہ و اسوۂ حسنہ بننا۔ قال الازهري يقال جعلتُ فلانًا اُدمةَ اهلي اى اسوتهم۔ وفى الاساس فلان ادام قومه اى ثمالهم و قوامهم ومن يصلح امورهم وهوادمة قومه اى سيّدهم ومقدّمهم۔ وقد اَدَمهم ادمًا (بابه نصر) اى كان لهم ادمةً۔ تاج ج ۸ ص ۱۸۰۔

(۵۷) مطهّمنا۔ بصیغۂ اسم مفعول از باب تفعیل ہے۔ کامل و اکمل محاسن والا۔ اعلیٰ جمال ظاہری یا باطنی والا انسان۔ وفى القاموس المطهّم كمعظّم هوالتامّ من كل شئ والبارع الجمال۔

(۵۸) يقال قحزمه قحزمةً اى صرفه ومنعه۔ حیدرۃ میں تا، تانیث کے لیے نہیں بلکہ مبالغہ کے لیے ہے مثل علّامۃ یا وحدتِ جنس کے لیے۔

(۵۹) يقال جذمه اى قطعه ومنعه۔



⑥⓪ اُسامَۃُ[235] رَبِّنا جَھْمٌ[236] وکَعطَلُہٗ[237] جُراھِمُہٗ[238]

آپ وہ اسدِ ربّ تعالیٰ ہیں	″	″	″

وجِرْھامٌ[239] لَدَی البَلوٰی یُساعِدُنا وفِرضِمُنا[240]

″ جو ہر آزمائش و تکلیف میں ہماری نصرت کرتے ہیں	″

⑥① سُلاقِمُہ[241] شُداقِمُہ[242] وصارِمُہ[243] صُماصِمُہٗ[244]

″	″	″	″

وصِلْھامٌ[245] وعن شرٍّ وفسقٍ کان یَحسِمُنا

″	اور ہر شرّ و فسق سے ہمیں کاٹتے اور روکتے تھے

⑥② مُکَعطِلُنا[246] وھُنبُغُنا[247] مُخَسَّفُنا[248] وقُفصُلُنا[249]

″	″	″	″

ومُحتَصِرٌ[250] وعن ذُلِّ المعاصِی کان یَخذِمُنا

″	اور گناہوں کی ذِلّت سے ہمیں روکتے تھے

⑥③ عفرَنسَنا[251] وعُفرُوسٌ[252] وعِفراسٌ[253] وعِفرِیسٌ[254]

″	″	″	″

وعِفرِسُنا[255] غُضافِرُنا[256] و ذُو لِبَدٍ[257] وخَثعَمُنا[258]

″	″	″	″

بطورِ مبالغہ منع کے معنی میں یہاں استعمال ہُوا ہے۔ اصل معنی ہے کاٹنا۔

⑥⓪ یُساعِدنا صفتِ اسم متقدّم ہے۔ لدی البلوٰی۔ یہ فعل مؤخّر کے لیے ظرف ہے۔ فِرضِمنا عطف ہے جِرھام پر۔

⑥① یحسمنا ای یقطعنا ویمنعنا۔ یقال حسمہ ای قطعہ ومنعہ۔

⑥② خذمہ ای قطعہ ومنعہ۔

٦٤ وَاَلفاهُ الذی قد جاءَهٗ مُستَفتِیًا بَحرًا

ہر مستفتی نے شیخ مرحوم کو علم کا ایسا سمندر پایا جو

یَطُمُّ علی بِحارِ الاَرضِ اِذْ شَیخی غَطَمطَمُنا

زمین کے جُملہ سمندروں پر فائق ہے۔ کیونکہ میرے شیخ علم کے بے پایاں سمندر ہیں

٦٥ وکم مِن مُشکِلٍ فی العلمِ حَقّقه بِبُرهانٍ

انھوں نے بے شمار علمی مسائل کی تحقیق کی بُرہان

واَمثِلةٍ واَثبَتَه وفَصَّلَ اِذ یُعلِّمُنا

اور مثالوں سے۔ اور تفصیلًا ان کا اثبات کیا۔ کیونکہ وہ ہمیں تعلیم دیتے تھے

٦٦ وَلِیُّ اللهِ قُطبُ العَصرِ شَیخُ شُیوخِنا طُرًّا

وہ ولی اللہ۔ قطب عصر اور ہمارے جُملہ شیوخ کے شیخ تھے

ونَجمُ الهُدیٰ بَدرُ الدّینِ شمسُ العلمِ صَیرَمُنا

نجمِ ہدایت۔ بدرِ دین۔ آفتابِ علم اور محکم وصحیح رائے والے تھے

٦٧ ولَم تَأخُذه فی الرّحمٰن لَومةُ لائمٍ یَومًا

انھیں اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے بارے میں کسی طعن کنندہ کے طعن نے متاثّر نہیں کیا

زَعیمٌ تَرجمانُ الدّینِ . فی التّقویٰ مُصَمِّمُنا

وہ علماء کے لیڈر۔ دین کے ترجمان۔ تقویٰ اختیار کرنے میں پُختہ عزم والے تھے

---

٦٤ یقال طمّ الاناءَ برتن بھرنا۔ طمّ الماءَ ڈھانپ لینا وطمّ الشیُٔ والامرُ زیادہ ہونا اور بڑا ہونا۔ بطور غلبہ یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ یہاں مُراد یہ ہے کہ یہ تمام سمندروں سے زیادہ پانی والا ہے۔

غَطَمطَم۔ عظیم و وسیع سمندر۔ نیز وہ انسان جو وسیع مکارم اخلاق والا ہو۔ یہاں دونوں معنی درست ہیں پہلا معنی انسب و اولیٰ ہے۔

٦٦ صَیرَم کحیدر۔ نہایت دانا وعقلمند شخص۔ محکم وصحیح رائے والا۔

٦٧ زَعِیم ذمّہ دار۔ سردار۔ لیڈر۔ قوم کا نمائندہ اور معتمد علیہ۔ مُصَمِّم کر گزرنے والا۔ ای الرجل الثابت النافذ الماضی فی الامور یعنی مضبوط عزم و ارادے والا شخص۔

(٦٨) وقد اَعلیٰ شعائرِ ربّه دهرًا و اَحیاها

انھوں نے مُدّت دراز تک شعائر اللہ کو بلند اور زندہ رکھا

وشِمنا منه اُسدًا فهو مُنفرِدًا عرمرمُنا

ہم نے ان میں کئی شیر جمع دیکھے۔ پس وہ تنہا بڑی فوج کا کام کرتے تھے

(٦٩) ومُبصِرُنا وبهورُنا مُبربِرُنا[259][260][261] و بربارٌ[262]

آپ وہ اسد اللہ " " "

نجیدٌ[263] باقِرٌ[264] مُتجبّرٌ[265] وردٌ[266] یُعظّمُنا

" " " " تھے جو ہماری بڑی تعظیم کرتے تھے

(٧٠) اَبُولِبدٍ[267] ومُلبِدُنا[268] ابُولُبدٍ[269] ولابِدُنا[270]

" " " "

وساعِدةُ[271] المهیمِنِ وهوجیفرُنا[272] وشیظمُنا[273]

" " "

(٧١) اَبوحفصٍ[274] ابوشِبلِ[275] ابوالعبّاسِ[276] اَشجعُنا[277]

" " " "

ابُوالاَبطالِ[278] فرفرُنا[279] ابوالاَخیافِ[280] فُسُحمُنا

" " " آپ وسیع الصدر انسان تھے

---

(٦٨) عرمرم بڑی فوج۔ نیز مضبوط اور شدید ارادے وعزم والا انسان۔ وفی القاموس العرمرم الشدید والجیش الکثیر یعنی ممدوح باعتبار پختہ عزم وارادے کے بڑی فوج کے برابر تھے۔ شِمنا ای رأینا۔

(٦٩) یُعظّم صفتِ اسمِ متقدم ہے۔

(٧٠) ان دو شعروں میں اسد کی سات کُنیتیں جمع ہیں ساعدۃ اسد کے اسماء میں غیر منصرف ہے۔ مُهیمِن اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

(٧١) اس بیت میں اسد کی پانچ کُنیتیں جمع ہیں۔ فُسُحم کقنفذ۔ وسیع الصدر انسان۔

(۷۲) وضِرغامٌ[۲۸۱] واَکلفُنا[۲۸۲] ومُعتَزِمٌ[۲۸۳] وعَزّامٌ[۲۸۴]

//	//	//	//

ومُجترِیٌ[۲۸۵] کذا ضِرغامةٌ[۲۸۶] لَحِمٌ[۲۸۷] وعجرمُنا

//	//	//	قوی عزم و ارادہ والے

(۷۳) عُراضِمُنا[۲۸۸] وعِرضامٌ[۲۸۹] وعِرزَمٌّ[۲۹۰] وعِرزامٌ[۲۹۱]

//	//	//	//

عُرازِمُنا[۲۹۲] عُراهِمُنا[۲۹۳] عُشارِمُنا[۲۹۴] وعَرزمُنا[۲۹۵]

//	//	//	//

(۷۴) اِمامٌ جِهبِذٌ عِلمًا وطَودٌ راسِخٌ عَزمًا

وہ عِلم میں امام ۔ کامل عقل والے اورعزم میں مضبوط پہاڑ کی طرح تھے

فریدُ العصرِ نورُ الدّهرِ نورُ الزّهرِ حَوجمُنا

اپنے زمانہ میں بے مثال ۔ زمانہ کا نُور ۔ پھول کی کلی اور سُرخ گلاب کی مانند تھے

(۷۵) نبیلٌ لَوذَعیٌّ اَلمَعیٌّ ماجِدٌ فخمٌ

شریف ۔ نہایت ذہین ۔ تیز فہم ۔ معزّز ۔ عظیم المرتبہ ۔

جلیلٌ اَرْیَحیٌّ القلبِ طَلقُ الوجهِ فدغمُنا

بزرگ ۔ کُشادہ دِل ۔ کُشادہ رُو تھے اور ہمارے جمیل عظیم سردار ۔

---

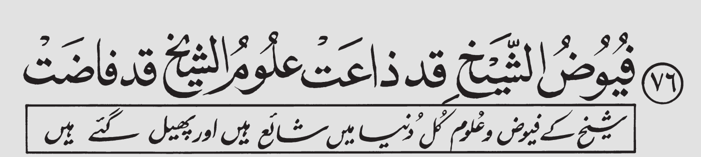
(۷۲) عَجرَم کجعفر ۔ شدید و قوی الارادہ اِنسان ۔

(۷۴) جِهبِذ بکسر جیم و با ۔ کامل عقل والا ۔ عقلمند آدمی ۔ بات کو پرکھنے والا ۔ ای الرجل الناقد العارف بتمییز الجید من الردی ۔ طود پہاڑ ۔ نَور بفتح النون ۔ غنچہ ۔ کلی ۔ زهر پھول ۔ حَوجَم کجعفر جمع حوجمة وهو الورد الاحمر حسین وجمیل سُرخ گلاب ۔

(۷۵) لَوذَعیّ نہایت ذہین وفصیح ۔ اَلمَعیّ بڑے ذکی و ذہین ۔ نہایت تیز ذہن والا ۔

اَرْیَحیّ کشادہ اور مکارم اخلاق والا ۔ فراخ دل ۔ نیک دل ۔

طلق الوجه کشادہ رُو مرد ، ہنس مُکھ ۔ فدغم کجعفر جمیل و بلند سردار ۔ قاموس میں ہے الفدغم هو الرجل الحسن العظیم ۔



(۷۶) فُیُوضُ الشَّیخِ قد ذاعَت عُلُومُ الشیخ قد فاضَت

شیخ کے فیوض و عُلوم کُل دُنیا میں شائع ہیں اور پھیل گئے ہیں

مَواعِظُه لنا ذِکرٰی بھا قد ضاءَ دَھجُمُنا

ان کے مواعِظ حسنہ ہمارے لیے نصیحت ہیں۔ ان کے ذریعہ ہمارے لیے راہِ عقبیٰ روشن ہوئی

(۷۷) بَنیٰ باَکورَةٍ دارَالعلومِ فاَصبَحَت عَینًا

انھوں نے اکوڑہ خٹک میں دارالعُلوم حقّانیہ کا سنگِ بُنیاد رکھا۔ دار العلوم اوّلاً علم کا چشمہ تھا

فنَھرًا ثمَّ بحرَ العلم فھُیَ الیومَ عَیلَمُنا

پھر بڑا دریا ہوگیا پھر سمندر بن گیا۔ اور وہ آج ہمارے لیے بے کراں سمندر ہے

(۷۸) ضُراکُ[296] مُختَلِی[297] الرَّحمٰنِ ھُترکُه[298] ضُبارِکُه[299]

وہ رحمٰن اور اسلام کے اسد ہیں 〃 〃 〃

ومُھرِعُه[300] کذا مُتَبِلّلُ[301] الاِسلامِ فَیلَمُنا

〃 〃 وہ بلند عظیم الشّان انسان ہیں

(۷۹) وحَامِیِ[302] اللهِ دَوسَکُه[303] و مُستَنٌّ[304] و دَغفَرُه[305]

〃 〃 〃 〃

فُراسِنُنا[306] نعَمَ فی بحرِ عِلمِ الدِّینِ اَعوَمُنا

〃 ہاں۔ وہ دینی علم کے سمندر میں ہم سب سے زیادہ اور بہتر تیرنے والے ہیں

---

(۷۶) دَھجَم طریق۔ راستہ۔

(۷۷) عَیلَم سمندر۔ وفی القاموس العیلم البحر والبئر الکثیرۃ الماء۔ یہ شعر مدح بطریق ترقی از حال ادنیٰ بطرف حال اعلیٰ کے لطیف اسلوب پر مشتمل ہے۔

(۷۸) فَیلَم کیدر بلند و عظیم الشان انسان۔

(۷۹) فی بحر متعلّق ہے اَعوَم مؤخّر کے ساتھ۔ اَعوَم اسم تفضیل ہے۔ پانی میں سب سے بہتر اور زیادہ تیرنے والا۔ یقال عام فی الماء عَومًا ای سَبَح۔



(۸۰) وباسِلُہ[307] وشابِلُہ[308] وضَمَزرُہ[309] واَجبَہُ[310]

وہ اسد اللہ ہیں	//	//	//

ضَبَیطَرُنا[311] مُضَبَّرُنا[312] مُجَہجَہُنا[313] وہُلقِمُنا[314]

//	//	//	//

(۸۱) ومُندَلِفٌ[315] کذا مُتَدَلِّفٌ[316] ہُزَعٌ[317] وَہَزّاعٌ[318]

حضرت شیخ وہ اسد اللہ ہیں	//	//	//

ومِہراعٌ[319] ورِئبالٌ[320] ورِیبالٌ[321] یُکرِمُنا

جو ہمارا اکرام کرتے ہیں	//	//	//	//

(۸۲) ضُماضِمُ ربِّنا مُستَلحِمٌ[322] نہّامَۃُ[323] الباقِی[324]

//	//	//

ونَحّامٌ[325] ونَہّامٌ[326] وعِرہَمٌّ[327] وضُمضُمُنا[328]

//	//	//	//

(۸۳) فُرانِقُہ[329] کذا مُتَبَسِّلُ[330] الرحمٰنِ خِنَّوسٌ[331]

وہ اسد الرحمٰن ہیں	//	//

ہَضُومُ[332] اللہِ مُمتَنِعٌ[333] مُسافِعُہ[334] وعَرضَمُنا[335]

//	//	//	//

(۸۴) مُغِبٌّ[336] مُزدَرِی[337] غابِ العُلومِ مَہُوبُہ[338] الاَقوی

وہ علمی درختوں کے بن کے قوی اسد ہیں	//	//

عیُوثُ[339] اللہِ مُصطادُ[340] واَجوفُنا[341] وشِدقَمُنا[342]

//	//	//	//

---

(۸۱) یُکَرِّم صفتِ اسم متقدم ہے۔ اس طرح ترکیب قصیدۂ ہذا کے مصرع ثانی کے آخر میں کثرت سے مذکور ہے۔

(۸۲) باقی خدا تعالیٰ کا اسم ہے۔ یہاں مضاف الیہ واقع ہُوا ہے۔

(۸۴) غاب جمع ہے غابۃ کی۔ اس کا معنی ہے جنگل۔ غابُ العلوم سے بطور استعارہ و تشبیہ مراکز علوم مُراد

(۸۵) اَعبدَ الحقِّ. کنتَ لنا ضِیاءَ الحقِّ لا یُطفیٰ

اے مولانا عبد الحق۔ آپ ہمارے لیے اللہ کا وہ نور ہیں جو بجھایا نہیں جا سکتا

بِاَفواہِ اِذِ البارِیْ یُتمِّمُہٗ و یرحمُنا

لوگوں کے منہ سے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرتے ہوئے اس کی تکمیل فرماتے ہیں

(۸۶) تُنافِحُ عَنْ کتابِ اللہِ کالھوّامِ اِذْ یَحْمِیْ

آپ قرآن کی ایسی محافظت کرنے والے ہیں جیسا کہ شیر حفاظت کرتا ہے

عَرِیْنَ الشِّبْلِ اِذْ قد کنتَ تشرحُہ وتُفْہِمُنا[۳۴۳]

بچوں کے مسکن کی۔ کیونکہ آپ قرآن کی تشریح کرتے ہوئے ہمیں سمجھاتے رہے

(۸۷) وکنتَ امیرَنا سَوْقًا وکنتَ نقِیبَنا قَوْدًا

آپ ہمارے امیر اور سردار تھے چلانے اور رہبری میں

وکنتَ حکیمَنا حِکَمًا بِھا دَوْمًا تُنَمْنِمُنا

اور آپ ہمارے دانشمند و حکیم تھے بیانِ اسرار میں جن سے آپ سدا ہمیں مزین کرتے رہے

(۸۸) عدیمُ المثْلِ فی علمٍ وسِیْعُ الحِلْمِ فی رُعُبِ

آپ علم میں بے مثال ہیں۔ اور وسیع بردباری والے ہیں رعب کے ساتھ

رَفِیْعُ الشانِ فی حَزْمٍ وفِیْ شُوْرٰی مُحَکِّمُنا

بلند شان والے ہیں ہوشیاری میں۔ اور مشورہ میں دانا صاحبِ تجربہ شیخ ہیں۔

ہیں۔ الاقویٰ اسم تفضیل ہے صفت اسمِ متقدِّم ہے۔

(۸۶) تنافح کا معنی ہے مدافعت کرنا۔ حفاظت کرنا۔

ھوّام اسم اسد ہے۔ شِبل شیر کا بچّہ۔ عرِیْن وہ مقام جہاں شیر رہتا ہے۔

(۸۷) نقیب قوم کا سردار اور رہنما۔ قوم کے حقوق کی حفاظت کرنے والا۔ یقال نمنمه ای زخرفه و زیّنه یہاں مطلق تزئین وتحسین کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔

(۸۸) حِلم کا معنی ہے دانائی۔ بُردباری۔ شورٰی مشورہ۔ مجلسِ مشورہ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ شورٰی الدولة۔ کونسل آف اسٹیٹ۔ اسمبلی ونحو ذٰلك۔ مُحکِّم کمحدِّث ای بکسر الکاف۔ دانا وتجربہ کار شیخ۔ قاموس میں ہے ھو الشیخ المجرّب۔

(۸۹) سَمَیْذَعُنَا وَجَحْجَاحٌ وَلُهْمُومٌ وَنِحْرِیْرٌ

آپ فیّاض سردار۔ سخاوت میں سبقت کرنے والے سردار۔ وسیع سینہ والے۔ ماہرِ علوم

وَقَمْقَامٌ وَغِطْرِیْفٌ وَبُهْلُوْلٌ مُعَمَّمُنَا

نہایت نیک سردار۔ خوش اخلاق سردار۔ جامع فضائل سردار اور مسلّم مُقتدیٰ تھے

(۹۰) وَبَاقِعَةٌ وَكَوْثَرُنَا وَدَاهِيَةٌ وَنَقَّابٌ

آپ نہایت دانا۔ سخی سردار۔ جامع اخلاقِ حمیدہ۔ وسیع علم والے سردار تھے

وَغَیْدَاقٌ وَشَهْمٌ بَلْ مُحَدَّثُنَا وَخِضْرِمُنَا

مکارم اخلاق والے۔ بہت عقلمند۔ بلکہ صاحب الہام وکشف۔ اور کثیر عطایا والے تھے۔

---

(۸۹) سَمَیْذَع فیاض سردار۔ شریف بہادر۔
جَحْجَاح جود و فیاضی کی طرف سبقت کرنے والا عظیم سردار۔ لُهْمُوم نہایت سخی آدمی۔ وسیع سینے والا۔ نِحْرِیْر نہایت عقلمند۔ سمجھدار۔ ماہر و حاذق۔ قَمْقَام بڑا نیک و فیاض سردار۔ غِطْرِیف خوش طبع خوبصورت سردار۔ سخی۔ بُهْلُول خوش طبع۔ کشادہ رُو سردار۔ جامع فضائل سردار۔ مُعَمَّم وہ عظیم سردار جس کو قوم نے پیشوا اور مقتدیٰ مان لیا ہو۔

(۹۰) باقعة وہ دانا اور زیرک مرد جس کو فریب نہ دیا جا سکے۔ یہ تا، تانیث کے لیے نہیں ہے بلکہ برائے مبالغہ ہے۔ کوثر جنّت کی ایک نہر و حوض۔ بڑا سخی و فیّاض سردار و رہنما۔ یہاں معنی ثانی مُراد ہے۔ داهیة بطور مبالغہ نہایت بلند و ذہین و عقلمند و جامع خصال مرد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ یقال رجلٌ داهیةٌ یعنی نہایت ذہین و عقلمند انسان ہے۔ اس کی تا، مبالغہ کے لیے ہے نہ کہ تانیث کے لیے۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں کُتب رجالِ حدیث میں یہ قول مکتوب ہے کان داهیةَ العرب۔
نَقّاب وہ سردار اور رہنما جو فیاض ہو اور کاموں کے اسرار و حقائق دریافت کرے اور وسیع علم والا ہو۔ شَهْم ذہین اور بہت عقلمند انسان۔ محدَّث بفتح دال مشدّدہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے امورِ خیر کا القاء والہام ہوتا ہو۔ ای الذی یلقیٰ الصوابُ فی قلبه یسمی مُرَوَّعًا ومحدَّثا۔ وفی الحدیث النبوی ان لکلّ أُمّة مروَّعین ومحدَّثین فان یکن فی هذه الامة احد منهم فهو عمر۔ غیداق بڑا سخی اور وسیع سینے والا اور مکارم اخلاق والا۔ خِضْرِم بہت زیادہ مال اور عطایا دینے والا۔ قال الثعالبی فی فصل تفصیل اوصاف السیّد من کتاب فقہ اللغة ص۱۴۳ = القمقام السید الجواد۔ الغطریف السید الکریم۔ الکوثر۔ السید الکثیر الخیر۔ البُهلول السید الحسن البشر۔ المعمَّم المسوّد فی قومه۔ وایضًا قال فی فصل الکرم والجود = الغیداق الکریم الجواد الواسع الخلق الکثیر العطیة۔ السمیذع والجحجاح نحوه۔ الخِضْرِم الکثیر العطیة۔

(٩١) وَاَصْيَدُنَا لِاَسْرَارِ الشَّرِيعَةِ وَهُوَ صَيَّادٌ [٣٤٤] [٣٤٥]

اسرارِ شریعت دریافت کرنے کے اسد ہیں	//

وَمُحِمِّيٌّ وَكَانَ يَصِيدُ مَا يَحْمِي وَيَنْظِمُنَا [٣٤٦]

اور وہ ان امُور کو حاصل کرتے تھے جو ہماری حفاظت و نظم کا باعث ہوتے تھے	//

(٩٢) وَشَاكِي اللهِ هِلْقَامُ هُرَاثِمُهُ وَهُرْثُمَةٌ [٣٤٧] [٣٤٨] [٣٤٩] [٣٥٠]

وہ اسدُ اللہ ہیں	//	//	//

خُبَعْثِنَةٌ خُبَعْثِنُنَا خَبَعْثُنُنَا وَهُرْثُمُنَا [٣٥١] [٣٥٢] [٣٥٣] [٣٥٤]

//	//	//	//

(٩٣) هُمَامُ شَيْظَمِيٌّ مُعْتَلِي الْبَاقِي وَدَهْوَاءٌ [٣٥٥] [٣٥٦] [٣٥٧] [٣٥٨]

وہ ربّ رحمٰن باقی کے شیر ہیں	//	//	//

وَدَاهِي رَبِّنَا الرَّحْمٰنِ دِلْهَامُ وَسَلْقَمُنَا [٣٥٩] [٣٦٠] [٣٦١]

//	//	//

(٩٤) وَقُصْقُصَةٌ وَهَاصِرُنَا وَاَضْبَطُنَا وَضَابِطُنَا [٣٦٢] [٣٦٣] [٣٦٤] [٣٦٥]

//	//	//	//

جَلَنْبَطُنَا غَطَمَّشُنَا وَقُصْقَاصٌ وَمِهْذَمُنَا [٣٦٦] [٣٦٧] [٣٦٨]

//	//	//	اور ہماری حفاظت کے لیے سیف اللہ ہیں

اللُّهْمُومُ الواسع الصدر۔ وقال فی فصل الدهاء وجودة الرأی: اذا کان الرجل ذا رأی وتجربة فهو داهیة واذا جال بقاع الارض واستفاد التجارب منها فهو باقعة فاذا نقب فی البلاد واستفاد العلم والدهاء فهو نقّاب واذا کان حدید الفؤاد فهو شهم۔ انتهٰی۔ ان دوشعروں میں شیخ مرحوم کے جود و کرم وسیادت وجودتِ رائی و ذہانت و فطانت کے سلسلے میں بیمثال اوصاف و مناقب کا ذکر ہے۔ بلاریب وہ ان مناقب و اوصاف کا صحیح مصداق تھے۔

(٩٣) الباقی اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو مضاف الیہ واقع ہُوا ہے۔

(٩٤) مِهْذَم کمنبر شمشیر براں۔

(۹۵) وَهَيْصَارٌ وَهَيْصُورٌ وَهَصَّارٌ وَمِهْصَارٌ [369] [370] [371] [372]

"	"	"	"

هَصُورَتُنَا كَذَا هُصَرٌ وَفِي التَّقْوٰى مُقَدِّمُنَا [373] [374]

اور تقویٰ میں ہمیں آگے بڑھانے والے ہیں	"	"

(۹۶) هَصُورٌ مِهْصَرٌ هَصِرٌ وَهُصَرَتُنَا وَهَيْصَرُنَا [375] [376] [377] [378] [379]

وہ اسد اللہ ہیں	"	"	"	"

وَمِهْصِيرٌ وَهَزْهَازٌ هُزَاهِزُنَا وَأَرْدَمُنَا [380] [381] [382]

وہ مسلمانوں کے لیے سحاب رحمت ہیں	"	"	"

(۹۷) فَمَوْتُكَ مَوْتُ عَالَمِنَا بِأَرْضٍ مَعْ سَمٰوَاتٍ

آپ کی موت زمین و مع سماوات سمیت سارے عالم کی موت ہے

فَيَبْكِي كُلُّ مَنْ فِيهَا وَيُبْكِينَا وَيُؤْلِمُنَا

پس عالم کے کل سکّان خود بھی رو رہے ہیں اور ہمیں بھی رُلاتے ہوئے غمگین کرتے ہیں

(۹۸) وَتَبْكِيكَ الصِّحَاحُ السِّتَّةُ الْعُلْيَا. وَمِشْكَاةٌ

آپ پر ماتم کناں ہیں حدیث کی صحاح ستہ اور مشکاۃ المصابیح

كَذَاكَ حَقَائِقُ السُّنَنِ الشَّرِيفَةِ وَهِيَ عَيْهَمُنَا

یہی حال آپ کی کتاب حقائق السنن کا ہے اور وہ ہمارے لیے پانی سے پُر نہر کی مانند ہے

---

(۹۵) فی التقوی مؤخّر لفظ مقدِّم سے متعلق ہے یعنی مرحوم تقویٰ میں ہمیں آگے بڑھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

(۹۶) اَرْدَم ماہر ملّاح۔ برستا ہوا بادل۔ بطور استعارہ وتشبیہ یہاں دونوں معنی درست ہیں۔ یعنی مرحوم کے علوم و فیوضات لوگوں کے لیے سحاب رحمت ہیں نیز وہ بحرِ معاصی وجہالت میں واقع لوگوں کو وعظ ونصیحت وتعلیم کے ذریعہ باہر نکالتے تھے جس طرح ماہر ملّاح پانی میں ڈوبنے والوں کو باہر نکالتا ہے۔

(۹۷) لفظ مَعْ میں عین یہاں ساکن ہے اور یہ مع میں لغت فصیحہ بلیغہ اور رائج وکثیر الاستعمال ہے خصوصًا شعر میں۔ و فی المغنی ج۲ ص۲۱ وتسکین عین مع لغة غنم و ربیعة لا ضرورة۔ انتھٰی۔

(۹۸) عَيْهَم کجعفر میٹھے پانی کی نہر اور چشمہ۔ لم یذکرہ صاحب القاموس واستدرکه علیه العلامة الزبیدی فی التاج ج ۸ ص۴۱۳ حیث قال ویقال للعین العذبة عَيْهَم وللعین المالحة زَيْغَم انتھٰی

(۹۹) وَتَبْكِيكَ الْهِدَايَةُ مَعْ بِنَايَتِهَا . عِنَايَتِهَا

آپ پر رو رہی ہے کتاب ہدایہ اور اس کی چار شروح بنایہ ۔ عنایہ

كِفَايَتِهَا ـ كذا فَتْحُ الْقَدِيْرِ بَكَى وَمُعْجَمُنَا

کفایہ ۔ فتح القدیر اور معجم طبرانی

(۱۰۰) وَيَبْكِي الْبَحْرُ ثُمَّ النَّهْرُ ثُمَّ الدُّرُّ وَالشَّامِي

نیز غم سے رو رہی ہیں یہ کُتب یعنی بحر رائق ۔ نہر ۔ درمختار ۔ شامی

وَقَاضِي خَانُ وَالْمَبْسُوطُ وَالْقَاضِي وَسُلَّمُنَا

فتاویٰ قاضی خان ۔ مبسوط ۔ اور منطق کی قاضی مبارک وسلم العلوم

(۱۰۱) قَمُوْصُ[۳۸۳] اللهِ قَضْقَاضُ[۳۸۴] وَهَوَّاسُ[۳۸۵] وَقَعَّاصُ[۳۸۶]

آپ اسد اللہ ہیں // // //

عَطَاطُ[۳۸۷] الْيَسُ[۳۸۸] هَوَّاسَةُ[۳۸۹] الْمَوْلَى وَبَحْرَمُنَا

// // // اور ہمارے لیے علم کا وسیع سمندر ہیں

(۱۰۲) هُرَامِسُنَا[۳۹۰] هَمُوسُ[۳۹۱] الْعِلْمِ هِرْمَاسُ[۳۹۲] وَهِرْمِيسُ[۳۹۳]

// // // //

أَبُوالْقُرْعُوْشِ[۳۹۴] هَمَّاسُ[۳۹۵] أَبُوالْقِرْعَوْشِ[۳۹۶] ضَمْضَمُنَا

// // // اور ہمارے لیے پختہ عزم والے بہادر سردار تھے

---

(۹۹) اس شعر میں چھ کتابوں کا ذکر ہے۔ ہدایہ اور اس کی چار شروح اور معجم طبرانی۔ اس شعر میں لفظ مَعْ بسکون عین ہے جو کہ لُغت فصیح ہے کما قدمنا آنفًا۔

(۱۰۰) اس شعر میں آٹھ اہم کتابوں کا ذکر ہے۔ بحر میں تفسیر بحر محیط و بحر رائق دونوں کی طرف اشارہ ہے۔ نہر فقہ کی ایک مشہور کتاب ہے۔ درّ سے درمختار مراد ہے۔ القاضی سے منطق کے قاضی مبارک اور سلّم سے سلم العلوم مُراد ہے۔ ان دو شعروں میں اشارہ ہے کہ مولانا مرحوم تفسیر و فقہ و حدیث کے علاوہ معقولات کے بھی بڑے ماہر تھے۔

(۱۰۱) مَوْلیٰ اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو مضاف الیہ واقع ہُوا ہے۔ بَحْرَم جعفر پانی کا بڑا حوض اور جھیل، یقال غدیرٌ بحرمٌ ای کثیر الماء۔ اس کا استعمال بطورِ تشبیہ ہُوا ہے ای الشیخ المرحوم فی العلم مثل الغدیر البحرم الذی لاینتقص ماؤہ۔ (۱۰۲) قُرْعُوش بضمہ قاف وعین و قِرْعَوْش بکسر قاف وفتح عین

(۱۰۳) ضَبِیرٌ[۳۹۷] مِضبَرٌ[۳۹۸] اَسدُ[۳۹۹] المُهَیمِنِ رَبِّنَا البَاقِی

آپ ربّ مھیمن باقی کے وہ اسد // // //

کذاكَ الاَزلَمُ الجَذَعُ[۴۰۰] الذِی یَبکِیهِ مُعظَمُنَا

ہیں جس کی موت سے اکثر مسلمانانِ عالم رو رہے ہیں //

(۱۰۴) جَهُومٌ[۴۰۱] ضَمرَزٌ[۴۰۲] مُستَأنِسُ[۴۰۳] المَولٰی وَاِثمِدُهُ[۴۰۴]

// // // //

وَمِغضَفُ[۴۰۵] رَبِّنَا الاَعلٰی ضُبَاثِمُهُ[۴۰۶] مُرَزَّمُنَا

آپ ربّ اعلیٰ کے اسد ہیں // اور ہم میں نہایت محتاط صاحب تجربہ شیخ ہیں

(۱۰۵) هِرِیتٌ[۴۰۷] مُزبِرٌ[۴۰۸] رُزَمٌ[۴۰۹] وَعِربَاضٌ[۴۱۰] وَ وَهَّاسٌ[۴۱۱]

// // // // //

وَدِرواسٌ[۴۱۲] ضُبَاثٌ[۴۱۳] مَزبَرَانِیٌّ[۴۱۴] مُشَبَّمُنَا[۴۱۵]

// // // //

(۱۰۶) جِرَاضُ[۴۱۶] اللّٰهِ جِروَاضٌ[۴۱۷] جُرَائِضُهُ[۴۱۸] وَجِرِیَاضٌ[۴۱۹]

آپ اسد اللہ ہیں // // //

وَجُرَئِضُهُ[۴۲۰] وَجِرَاَضٌ[۴۲۱] جُرَافِسُهُ[۴۲۲] غَشَمشَمُنَا

// // // اور نہایت جری و بہادر انسان ہیں

دونوں کا معنی ہے ولد اسد ۔ ضَمَضَم رجل جرئ و شجاع وماضی فی الامور۔ قاله الزبیدی وغیرہ۔
نیز یہ اسماء اسد میں سے بھی ہے جس کا ذکر شعر ۸۲ میں گزر گیا ہے۔ یہاں معنی اوّل مُراد ہے۔ اس لیے اس پر خط کھینچا گیا ہے۔

(۱۰۳) الازلم الجذع شیر کا یہ اسم مرکب ہے دو کلموں سے اعنی ازلم و جذع سے۔ معظم ای الاکثر

(۱۰۴) مولیٰ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اسی طرح باقی بھی۔ مُرَزَّم وہ دانا و دانشمند شخص جو وسیع تجربے والا ہو اور ہر کام میں نہایت محتاط ہو۔ استدرك الزبیدی هذا الاسم فی التاج ج ۸ ص ۳۱۱ علی صاحب القاموس فقال المرزّم کمعظّم الرجل الحذر الذی قد جرّب الاشیاء اھ۔ محتاط۔ صاحب تجربہ۔

(۱۰۶) جُرَئِض کعلبط۔ اس میں راء در اصل مفتوح ہے لیکن یہاں ساکن ہے لضرورة الشعر۔

غشمشم ای الرجل الشجاع القوی۔ یہ اسم اسد نہیں ہے اس لیے اس پر خط کشیدہ کیا گیا ہے۔

(۱۰۷) فطوبیٰ عِشتَ محبوبًا و بُشریٰ مُتَّ محمُودًا

مبارک ہو۔ کہ آپ زندگی میں محبوب خلائق تھے اور موت کے بعد محمُود یعنی ستائش کیے ہوئے

فَعِشتَ وکُنتَ عِیشَتَنا ومُتَّ فحَانَ مَقشَمُنَا

پس جب آپ زندہ تھے تو ہم بھی زندہ تھے اور جب آپ رحلت کر گئے تو ہماری موت قریب ہوگئی

(۱۰۸) اِذا الاسلامُ قد مالت دَعائِمُه وقد غارتْ

جب اسلام کے ستُون متزلزل ہوئے اور غائب ہوئے

نُجُومُ الْحقِّ کُنتَ ھُناكَ تدْعَمُه وتدْعَمُنَا

نجوم حق۔ تو ایسے وقت میں آپ ہمیں اور اسلام کو سہارا دینے لگے

(۱۰۹) سراجُ النّاسِ هَدْیًا بل کنجمٍ بل کبَدْرٍ بلْ

آپ کی سیرت لوگوں کے لیے چراغ بلکہ کوکب بلکہ بدر بلکہ

کشَمسٍ یَختَفِی مِنْ ضَوئِها قمرٌ واَنجُمُنَا

وہ آفتاب ہے جس کی روشنی میں چاند اور ستارے چھُپ جاتے ہیں

(۱۱۰) مُساوِرُنا[۴۲۳] وخَطّارٌ[۴۲۴] و مُخدِرُنا[۴۲۵] واَخدَرُنا[۴۲۶]

آپ ہمارے لیے اسداللہ تھے // // //

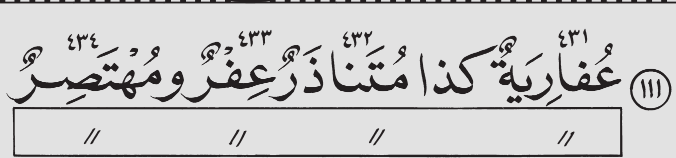
وکَعَضْلُنا[۴۲۷] وکَعَظْلُنا[۴۲۸] ضُرَاضِمُنا[۴۲۹] وضِرضِمُنا[۴۳۰]

// // // //

---

(۱۰۷) عیشة و معاش کا معنی ہے حیات۔ زندگی۔ زندہ رہنا۔ یقال عاش الرجل عیشةً و معاشًا ای صار ذا حیاة۔ حان کا معنی ہے کسی شئے کا وقت قریب ہونا۔ یقال حان الشئُ یعنی وقت قریب ہونا۔ ویقال حان له ان یفعل کذا یعنی وقت قریب آنا۔ مقشم کا معنی ہے موت۔

(۱۰۹) یہ شعر مدح بطریق ترقّی من الادنیٰ الی الاعلیٰ کے غریب وعجیب اسلوب پر مشتمل ہے۔



(١١١) عُفَارِيَةٌ كذا مُتنا ذرُ عِفرٌ و مُهتَصِرُ

| // | // | // | // |

عَفَرْنیٰ وَهُوَ عِفِرِيَةٌ عِفرُّ اللهِ اَبذَمُنا

| // | // | // | // | آپ بڑے دانا تھے |

(١١٢) بِحَيبُ الاصلِ نوّه باسمِ والدِه وشَيّدَه

وہ شریف نسب والے ہیں۔ انھوں نے والد کے نام و شان کو مشہور و بلند کیا

فعبدُ الحقِّ عالِي الجذمِ زاكِي الخُلقِ مُؤدِمُنا

پس مولانا عبدالحق بلند اصل والے۔ پاکیزہ اخلاق والے اور ہمارے معتمد علیہ اور تجربہ کار زعیم ہیں

(١١٣) ونِعمَ الاَصلُ نِعمَ الفرعُ اِذ مااُتیٰ اَبیه اتیٰ

اصل یعنی آباء و اجداد اور فرع دونوں بہت اچھے ہیں کیونکہ بیٹا اپنے آباء ظاہری و باطنی کے راستے پر گامزن ہے

وماظلَم الّذِی ضاهیٰ اَباه وکان يُنعِمُنا

اور جو بیٹا کردار میں والد کے مشابہ ہو وہ ظالم نہیں بلکہ نیک ہے۔ وہ ہمارے محسن ہیں

---

(١١١) ابذم کا معنی ہے اعقل۔ یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے یعنی زیادہ عقلمند۔ پختہ و غیر متزلزل رائے والا۔ بذیم کا معنی ہے قوی اور بوقت غضب کامل عقل و ہوش والا۔ بُذم بضم با۔ کا معنی ہے رائے و حزم اور پختہ عزم۔ پس ابذم کا معنی ہے قوی عزم و رائے والا۔ دانا شخص۔

(١١٢) مؤدم بکسر دال بھی درست ہے یعنی مخالفین کے درمیان صُلح کرنے والا ای المصلح بیننا عند الاختلاف۔ اور بفتح دال بھی درست ہے وهو الرجل المبشر الحاذق المجرب الجامع بین اللین والخشونة۔ کذا فی القاموس۔ نجیب الاصل ای شریف الاصل۔ تنویہ کسی کا نام بلند کرنا۔ تعظیم کرنا۔ تشیید بلند کرنا قوی و مضبوط بنانا۔ مشہور کر دینا۔ عالی الجذم ای عالی النسب والاصل۔ زاکی ای طاهر۔

(١١٣) اصل سے آباء اور فرع سے ولد مراد ہے۔ اصل و فرع سے یہاں عام معنی مُراد ہے جس میں آباء و ابناء نسبی بھی داخل ہیں اور حسبی بھی داخل ہیں۔ حسبی سے وہ شیُوخ مراد ہیں جن سے شیخ مرحوم نے تعلیم حاصل کی ہے یعنی حضرت شیخ مرحوم ان شیوخ اور روحانی آباء کے روحانی و علمی فرزند ہیں اور ان آباء روحانی کے جادۂ مستقیم پر گامزن رہے۔ دوسرا مصرع مشہور مَثَل "من اَشبَه اباه فما ظلم" کی طرف مشیر ہے۔ وهٰذا مَثَلٌ یضرب للولد اذا کان علی شاکلة ابیه خَلقًا وخُلقًا۔ ضاهیٰ ای اَشبَهَ۔ یقال انعم فلانًا ای رفّهه ای جعله ذا عیش لین و رغد۔ ویقال انعم الله صباحَك ای جعله ذا لینٍ و رغدٍ وطیبٍ۔ ویقال انعمه الله بالنعمة ای

١١٤ وهٰذا الشِبلُ مثلُ اللّيثِ فی البُؤسٰی ومَخبرِہٖ

یہ ولدِ اسدُ اللہ اپنے آباءِ کرام کے مماثل ہیں ہر شدّت و آزمائش میں

فینصحنا وننصحه ونخدِمه ویخدِمُنا

پس وہ ہمارے خیرخواہ ہیں اور ہم اُن کے خیرخواہ ہیں۔ نیز وہ ہمارے خادم ہیں اور ہم اُن کے خادم ہیں

١١٥ اَلا لا ریبَ اَنَّ الشّیخَ عبدَ الحقِّ سیّدُنا

یاد رکھو۔ شیخ عبد الحق مرحوم ہمارے رہنما۔

کریمٌ احوذیٌّ عبقریٌّ القومِ اَشهمُنا

کریم۔ نیک اعمال والے۔ اعلیٰ فضائل والے۔ سردار ہیں

١١٦ علومُ الشّیخِ عبدِ الحقِّ لامِعةٌ وساطِعةٌ

مولانا عبد الحقؒ کے علوم چمکدار۔ بلند۔

وصادِعةٌ وناصِعةٌ فتلك الیومَ اَشکمُنا

مُظہرِ حق۔ خالص و واضح ہیں۔ وہ آج ہمارے لیے جادۂ حق ہیں

اوصلها الیه = پس یہ انعام بمعنی ترفیہ ہے یا بمعنی ایصال النعمة ہے، اور یہ بنفسہ بھی متعدی ہوتا ہے اور اس کا تعدیہ بحرف عَلٰی بھی ہوتا ہے۔ مصرع اوّل میں متنبّی کے اِس شعرِ مشہور کی طرف اشارہ ہے:

وکلّکمُ اتیٰ ماَتیٰ ابیهِ فکلٌّ فعال کلکمُ عُجابُ

١١٤ بُؤسٰی سختی۔ شدّت = مَخبَر آزمائش۔ امتحان۔ وہ آگاہی جو خبر یا آزمائش سے حاصل ہو۔ اس مصرع میں علّامہ حریریؒ کے اس مشہور و معروف قول کی طرف اشارہ ہے ؎ والشبل فی المخبر مثل الاسد۔

١١٥ احوذی ماہر۔ بہتر کارگزار۔ ہر کام میں چُست اور پھرتیلا۔ عَبقَرِی سردار۔ ہر چیز میں فائق۔ تعجّب انگیز فضائل والا۔ اشهَم صیغہ اسم تفضیل ہے۔ ذکی۔ سردار و عالی مرتبت جس کا حکم جاری ہو۔

١١٦ لامعة چمکدار۔ ساطعة بلند اور پھیلی ہوئی روشنی۔ مطلق بلند اور روشن۔ صادعة حق ظاہر کرنیوالا۔ حق بات کو کھُلم کھُلا بیان کرنا اور ظاہر کرنا۔ یقال صدع الامر ظاہر کرنا۔ صدع بالحق حق بات کو بیان کرنا اور ظاہر کرنا۔

ناصعة واضح۔ خالص۔ یقال نصع الشیءُ خالص ہونا۔ واضح ہونا۔ ظاہر ہونا۔ اَشکم طریق۔ راستہ۔

١١٧ وَيَانِعَةٌ وَجَامِعَةٌ وَرَائِعَةٌ وَ رَافِعَةٌ

نیز شیخؒ کے علوم پختہ ۔ جامع ۔ پسندیدہ ۔ بلند مرتبہ والے۔

وَذَائِعَةٌ وَبَاصِعَةٌ وَنَافِعَةٌ تُرَوِّمُنَا

شائع ۔ جاری پانی اور نافع ہیں ۔ ہمیں مُشتاق بنانے والے ہیں

١١٨ فُيُوضُ الشَّيْخِ عَبْدِ الْحَقِّ وَاضِحَةٌ وَلَائِحَةٌ

مولانا عبد الحقؒ کے فیوضِ دینیّہ واضح ۔ روشن۔

وَرَاجِحَةٌ وَفَاتِحَةٌ بِهَا قَدْ ضَاءَ نَيْسَمُنَا

راجح ۔ ابواب برکات کھولنے والے ہیں۔ ان کے ذریعہ ہم پر راہِ حق واضح و روشن ہوئی

١١٩ وَرَابِحَةٌ وَطَافِحَةٌ وَنَادِحَةٌ وَمَادِحَةٌ

وہ فیوض بہت نافع ۔ قلوب کو پُر و وسیع کرنے والے ۔ باعثِ مدح

وَنَاجِحَةٌ وَنَاصِحَةٌ وَنَافِحَةٌ تُهَيِّمُنَا

موجب کامیابی و اخلاص ۔ مہکنے والے ۔ ہمیں ان کے محبّ بنانے والے ہیں

---

١١٧ يانعة پُختہ لذیذ پھل یعنی مرحوم کے علوم پختہ اثمار اور پھلوں کی طرح ہیں ۔ کچّے نہیں تاکہ ان میں شک کیا جائے ۔ رائعة پسندیدہ چیز اور تعجب میں ڈالنے والی چیز کو " امرِ رائع " کہتے ہیں یقال راعنی الشئ فهو رائع یعنی وہ پسند آئی اور اُس نے تعجّب میں ڈالا ۔ باصعة بہتے ہوئے پانی کو باصع کہتے ہیں ۔ یعنی یہ علوم جاری پانی کی مانند ہیں ۔ تُرَوِّمُنا ای علومُه تجعلنا رائمين لها وطالبين لها ۔ ترویم کا معنی ہے خواہش دلانا اور کسی شئے کا خواہشمند و طالب بنانا ۔ يقال روّمه ای جعله يروم ويطلب ۔

١١٨ لائحة ای ظاهرة ومضيئة يقال لاح الشئ لوحا ۔ ظاہر ہونا ۔ ولاح البرق بجلی کا چمکنا ۔ راجحة ای غالبة على فيوض الغير فى النفع وفيوض الغير مرجوحة ومغلوبة فى ذلك ۔ فاتحة ای فاتحة للناس ابواب البركات والسعادات ۔ نيسم هو الصراط والسبيل ۔

١١٩ رابحة ای نافعة والربح هو النفع ۔ طافحة طافح کا معنی ہے بہنے والا ۔ پُر کرنے والا ای طافحة قلوب العلماء وما لئتها الى ان فاضت وجرت ۔ يقال طفح الاناءُ طفحًا ای امتلأ وفاض ۔ و طفح الاناءَ طفحًا ای ملأه حتى يفيض لازم ومتعدّ ۔ نادحة يقال ندح الشئ ندحًا ای وسّعه والندح السعة والكثرة فالنادحة معناه انها مُوسِّعة للقلوب وشارحة للصدور ای تجعل القلوب وسيعة مشروحة ۔ مادحة یعنی باعث مدح وثنا ہیں ۔ ناجحة یعنی کامیابی کا ذریعہ ہیں ۔

⑫⓪ مَعَارِفُ شَيْخِنَا الصِّنْدِيدِ ظَاهِرَةٌ وَنَاضِرَةٌ

عالی مرتبت شیخ کے معارف ظاہر۔ مُبارک اور رونق والے۔

وَزَاهِرَةٌ وَوَافِرَةٌ وَهَامِرَةٌ وَهِلْقِمُنَا

خوشنما درخت۔ کثیرہ۔ برسنے والے بادل اور ہمارے لیے سمندر ہیں

⑫① وَبَاهِرَةٌ وَدَائِرَةٌ وَعَامِرَةٌ وَغَامِرَةٌ

نیز یہ معارف اعلیٰ۔ گردش کُناں۔ آباد و مقبول۔ محیط۔

وَحَاضِرَةٌ وَبَاقِرَةٌ وَنَائِرَةٌ وَحَنْتَمُنَا

حاضر۔ باعث وُسعتِ علمی۔ روشن اور برستے ہُوئے بادل ہیں

والنجاح هو الفوز۔ ناصحة یعنی باعثِ خیر خواہی اور اخلاص ہیں۔ ناصح کا معنی ہے ہر شئی میں خالص جو فریب وملاوٹ وفساد سے خالی ہو۔ ولذا جاز ان یکون ناصحة بمعنی صحیحة سلیمة مصیبة۔ نافحة مہکنے والے خوشبودار۔ یقال نفح الطیب نَفحًا خوشبو کا مُنتشر ہونا اور پھیل جانا۔ تُهَيِّمُنا ای فیوض الشیخ تجعلنا مُحِبّین لها وذلك لحسنها وعظمتها۔ یہ کلام مبنی بر تشبیہ واستعارہ ہے۔ اسی طرح یہ چاروں شعر متعدّد استعاراتِ لطیفہ بدیعہ وتشبیہات غریبہ رفیعہ پر مشتمل ہیں۔ بعض کلمات استعارہ بالکنایہ پر اور بعض استعارہ مصرّحہ پر اور بعض تشبیہ بلیغ پر مشتمل ہیں۔ یقال هام یهیم بكذا ای احبّه وهام علی وجهه ای ذهب لا یدری این یتوجه وهیّمه الحبّ ای جعله ذا هیام۔

⑫⓪ معارف کا معنی ہے علوم۔ صندید سردار۔ عالی مرتبت آدمی۔ بڑے عالم پر بھی صندید کا اطلاق ہوتا ہے۔ ناضرة تروتازہ۔ رونق والا۔ نضرة برکت وخوشحالی کے معنی میں بطور کنایہ مستعمل و رائج ہے۔ قرآن میں ہے "وجوه یومئذ ناضرة"۔ یعنی شیخ مرحوم کے معارف وعلوم سر سبز و شاداب باغ ہیں۔ نیز وہ مُوجب خوشحالی وبرکت ہیں۔ معارفِ شیخ کو عظیم الشان بُستان سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ استعارہ بالکنایہ ہے اور پھر نسبت نضرة تخییل ہے۔ استعارہ مصرحہ وتشبیہ بلیغ بنانا بھی درست ہے۔ اسی طرح حکم ہے متقدّم چار اشعار میں اور آنے والے دو اشعار میں اکثر کلماتِ مذکورہ کا۔ ان پانچ چھ اشعار کے لطائفِ ادبیّہ واسرارِ بیانیہ وغرائب عربیہ وعجائب لغویہ میں مستقل طویل رسالہ لکھا جا سکتا ہے۔ زاهرة زاہر کا معنی ہے خوشنما پودہ۔ چمکدار اور صاف رنگ والی چیز۔ ہر بلند و پاکیزہ چیز پر بطور استعارہ وتشبیہ زاہر کا اطلاق رائج و شائع ہے یعنی معارفِ شیخ پھولوں کی طرح خوشنما، چمکدار اور دلربا ہیں۔ وافرة ای کثیرة کسی شئے کا کثیر ہونا۔ زیادہ ہونا کُشادہ ہونا۔ هامرة ای سائلة وجاریة مثل الماء الجاری۔ متعدی بھی ہے اور لازم بھی۔ نیز ہامر کا معنی ہے برسنے والا بادل۔ یعنی معارفِ شیخ برستے ہوئے بادل کی مانند ہیں یا مشرق ومغرب میں جاری پانی کی طرح ہیں۔ معارف کو بادل یا نہر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ استعارہ بالکنایہ ہے اور نسبتِ ہمر میں استعارہ تخییلیہ ہے۔ هِلقم۔ سمندر۔

⑫① باهرة بَهر کا معنی ہے غالب ہونا۔ نیز فضیلت ومنقبت میں بڑھ جانا۔ دائرة گھومنے والے یعنی معارفِ شیخ

۱۲۲ وطائِرۃٌ وطاھِرَۃٌ وظافِرۃٌ وخافِرۃٌ

یہ معارف اُڑنے والے (یعنی ہر جگہ پہنچے ہوئے ہیں) پاکیزہ۔ باعثِ کامیابی و حفاظت۔

وزاخِرَۃٌ وعاطِرَۃٌ وماطِرَۃٌ تُفخِّمُنا

موجزن بحر۔ معطّر۔ برسنے والے اور موجبِ عظمت ہیں

سارے عالم میں گردش کرتے ہیں یعنی معروف ومقبول ہیں۔ عامرۃ یہ لازم بھی ہے اور متعدی بھی۔ عامر کا معنی ہے آباد ہونا۔ آباد کرنا۔ زندہ رکھنا۔ کسی شئے کا بہت زیادہ ہونا یعنی معارفِ شیخ آباد ومقبول ہیں (یہ کنایہ ہے مقبول ومعروف ہونے سے) نیز وہ دلوں اور مدارس کو آباد کرنے اور زندہ رکھنے والے ہیں۔ اس میں بھی حسبِ سابق استعارات ہیں۔ غامرۃ غَمْر کا معنی ہے پانی کا بلند ہوکر ڈھانکنا۔ کسی کو فضل واحسان سے ڈھانپ لینا۔ اس کا باب نصر ہے نیز المال الغامر کا معنی ہے بہت زیادہ مال۔ یقال غمرہ الماءُ پانی کا بلند ہو کر ڈھانکنا۔ وغمر فلانًا بفضلہ۔ فلاں کو اپنے فضل واحسان سے ڈھانپ لیا۔ یعنی معارفِ شیخ اُس سمندر کی مانند ہیں جو ساری دُنیا پر محیط ہو۔ اس میں بھی سابقہ استعارات جاری ہوتے ہیں۔ حاضرۃ یعنی معارفِ شیخ سے سب لوگ مُستفید ہو رہے ہیں گویا کہ وہ ہر شخص کے پاس حاضر ہیں۔ باقرۃ یعنی یہ معارف باعثِ تبقُّر وموجبِ بقرِ فنون ہیں۔ نیز وہ دِلوں میں وُسعتِ علمی پیدا کرنے کا سبب ہیں۔ بَقر کا معنی ہے کھولنا اور وسیع کرنا۔ تبقُّر وبَقر کنایہ ہوتا ہے علم میں زیادتی ومہارت سے۔ اس لیے بڑے ماہر عالم کو باقر کہتے ہیں۔ نائرۃ نائر کا معنی ہے روشن۔ چمکدار۔ نور والا یعنی یہ معارف روشن ہیں اور قلوب میں نُور پھیلنے پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔ یہ سب الفاظ استعاراتِ بدیعہ وتشبیہاتِ عجیبہ پر مشتمل ہیں۔ حَنْتَم کجعفر۔ پانی سے پُر کالی بدلی۔ کہتے ہیں کہ کالے بادل عمومًا پانی کی کثرت اور شدّت سے برسنے کی علامت ہیں۔ وفی القاموس الحنتم۔ الجرۃ الخضراء والسحائب السود کالحناتم انتھٰی۔ مقصد یہ ہے کہ شیخ مرحوم کے علوم اُن بادلوں کی طرح ہیں جو دائمًا کثرت سے برستے ہیں۔

۱۲۲ طائرۃ ای ھذہ المعارف مثل الطیر طارت الی کل مکان ووصلت الیہ بالسرعۃ کاھا طیر یطیر الی الشرق والغرب۔ ظافرۃ ظافر کا معنی ہے کامیاب اور غالب۔ یعنی یہ معارف دارین میں کامیابی اور سعادت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ خافرۃ خفر کا معنی ہے پناہ دینا۔ حفاظت کرنا۔ امن دینا۔ رہبری اور رہنمائی کرنا۔ زاخرۃ زاخر کا معنی ہے موجزن۔ یقال زخر البحر زخرًا دریا اور سمندر کا چڑھنا اور موج مارنا۔ وایضًا یقال زخرہ آراستہ کرنا۔ خوش کرنا۔ یعنی معارفِ شیخ بحرِ زخّار ہیں اور موجبِ خوشی اور زینت ہیں۔ اس لفظ میں بھی استعارہ یا تشبیہ لطیف ہے۔ عاطرۃ عاطر کا معنی ہے خوشبودار ہونا۔ مہکنا۔ مُعطّر۔ ماطرۃ برسنا اور برسانا۔ نیز ماطر بلند شئے کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی معارفِ شیخ موسلا دھار بارش کی مانند ہیں یا بارش برسانے والے بادل کی طرح ہیں۔ نیز وہ نہایت بلند ہیں اور بلندی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

(١٢٣) فَرُوسُ[٤٣٨] اللهِ فَرّاسُ[٤٣٩] الكَرِيمِ وَمُسْتَرٍ[٤٤٠] وَابُو[٤٤١]

وہ اسد اللہ ہیں // // //

فِراسٍ فارِسُ[٤٤٢] الرَّحمٰنِ كَهَمْسَهُ[٤٤٣] وَدَهْثَمُنا

اور صاحب مکارم اخلاق شیخ ہیں // // // //

(١٢٤) مُرَئِّسُنا[٤٤٤] رُماحِسُنا[٤٤٥] شَرِيسُ[٤٤٦] اَشْرَسُ[٤٤٧] عَرِسُ[٤٤٨]

ہمارے اسداللہ ہیں // // // //

وَعَبّاسٌ[٤٤٩] عَبُوسٌ[٤٥٠] عابِسٌ[٤٥١] هَرِسٌ[٤٥٢] وَصِلْدِمُنا[٤٥٣]

// // // // // //

(١٢٥) وَنِبْراسٌ[٤٥٤] وَرَيّاسٌ[٤٥٥] وَفِرْنَوسٌ[٤٥٦] هَشَمْشَمَةٌ[٤٥٧]

// // // //

كَوُوسٌ[٤٥٨] شابِكٌ[٤٥٩] رِيبالَةٌ[٤٦٠] المَولىٰ وَمِغْشَمُنا

وہ ہم علماء میں پختہ عزم والے شجاع تھے // // //

(١٢٦) قُضاقِضُ[٤٦١] رَبِّنا الغَفّارِ قُضْقاضٌ[٤٦٢] قُضاقِضَةٌ[٤٦٣]

ربّ غفار کے وہ اسد ہیں // //

وَصَعْبٌ[٤٦٤] عَيْدَرُوسٌ[٤٦٥] حارِثٌ[٤٦٦] شَرِسٌ[٤٦٧] يُنَشِّمُنا

جو ہماری بلندی وترقی کا ذریعہ ہیں // // // //

---

(١٢٣) المسترى یہ اسماء اسد میں سے ایک اسم ہے۔ یہ اسم معتل اللام ہے۔ دهثم وہ مرد جو صاحب مکارم اخلاق ہو۔ وفی القاموس الدهثم کجعفر الرجل السهل الخلق۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے اسماء مبارکہ میں سے ایک اسم دهثم ہے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے سوا ہر نیک اخلاق والے انسان پر بھی دهثم کا اطلاق شائع و معروف ہے۔

(١٢٥) مَولی اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ ريبالة وهشمشمة میں تاء تانیث کے لیے نہیں ہے، صَرَّح به جميع ايمة اللغة۔ بلکہ یہ تاء مبالغہ یا تاء وحدت ہے۔ مثل علّامة وداهية وباقعة۔ مغشم كمنبر وہ شجاع مرد جو اپنے مقصود کی راہ میں کسی رکاوٹ کی پرواہ نہ کرے۔ پختہ و مستحکم عزم و ارادے والا۔

(١٢٦) قضاقضة میں تاء تانیث کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ یہ تاء وحدت ہے یا تاء مبالغہ ونحو ذٰلك۔ اسی طرح حکم ہے

(١٢٧) عَلندَسَةٌ[468] حُلابِسُنا[469] وحَلبَسُنا[470] وحِلبِيسٌ[471]

|| || || ||

وحُلبُسنا كذا مُتأنِّسُ[472] الرّحمٰنِ صَهتَمُنا[473]

وہ ہمارے لیے محکم عزم والے سردار ہیں || ||

(١٢٨) رَزامُ[474] اللهِ رَزَّامٌ[475] رزامَتُه[476] و قِلهامٌ[477]

|| || || ||

نعم رَزّامَةُ[478] الباقِي شُذاقِمُه[479] وشَذقَمُنا[480]

ربّ باقی کے اسد || ||

(١٢٩) وانّ حديثه حَسَنٌ صَحِيحٌ مسندٌ عالٍ

ان کی ہر بات حَسَن ۔ صحیح ۔ بلند سند والی

ومَرفوعٌ ومَشهورٌ ومُتّصِلٌ ومِجزمُنا

مرفوع ۔ مشهور متّصل السند اور مفیدِ یقین ہے

ان اسماء ذوات الثناء کا جو گزر گئے یا آنے والے ہیں ۔ يُنَشِّمُنا اى يُعلِينا و يرفع ذكرنا وعزّتنا وفى القاموس يقال نَشّم الله ذكره تنشيمًا اى رَفعه ۔

(١٢٧) صَهتَم وہ سردار جو پختہ عزم و ارادے والا ہو ۔ قال الامام الازهري الصّهتَم مثل الصِّهمِيم، انتهى ۔ والصِّهميم ۔ بكسر الصاد هو السيّد الشريف من الناس كذا فى القاموس ۔ قال الزبيدي فى التاج ج ٨ ص ٣٧٢ ومما يستدرك على صاحب القاموس رجلٌ صُهتَم شديد عسر لا يرتد وجهه ذكره الازهري عن ابن السكيت، قال وهو مثل الصِّهمِيم، انتهى ۔

(١٢٩) ان دو شعروں میں بطریق لطیف و بدیع تشبیہًا و استعارۃً حدیث نبوی کے چند اعلیٰ و اقویٰ القاب ذکر کرنے کے علاوہ اُن صفات کی نفی کی گئی ہے جو مُحدّثین کے نزدیک عیوب میں شمار ہوتی ہیں ۔ پہلے شعر میں سات صفاتِ عالیہ قویّہ کا ذکر ہے اور دوسرے شعر میں چھ صفات ناقصہ قبیحہ کی نفی ہے ۔ مِجزَم اسم آلہ ہے یعنی آلہ و ذریعہ جزم و یقین ۔ مُراد یہ ہے کہ وہ مفید جزم و یقین ہے ۔ جزم کا معنی ہے پختہ ارادہ ۔ یقین ۔

(۱۳۰) ولم نرفيهِ تدليسًا وتصحيفًا وإرسالًا

ہم نے اُن کی کسی بات میں نہ تدلیس دیکھی اور نہ غلطی۔ اور نہ ارسال

وإعضالًا وتعليلًا ولا وضعًا يُرغّمنا

اور نہ انقطاع اور نہ علّتِ قادحہ اور نہ وضع (کذب) جو رُسوا کرے

(۱۳۱) حقائِقُه عقائِدُنا۔ دقائِقُه مقاصِدُنا

ان کے مسائل حقّہ ہمارے عقائد ہیں۔ اور دقائق عِلمیہ ہمارے مقاصد ہیں

بدائِعُه مطالِبُنا۔ مواعِظُه تُحذلِمُنا

غرائب دینیّہ ہمارے مطلوب امُور ہیں۔ اور مواعظِ حسنہ ہمارے لیے مُصلح ہیں

(۱۳۲) مناقِبُه لنا نُهُجٌ۔ معارِفُه لنا مُهجٌ

ان کے کمالات ہمارے لیے طُرقِ ہدایت ہیں اور معارف ہمارے لیے ارواح کی مانند ہیں

شمائِلُه لنا سُرُجٌ بها ينجاب غيهمنا

آپ کے اخلاقِ طیبہ ہمارے لیے وہ قندیل ہیں جن کے ذریعہ تاریکی ختم ہوتی ہے

---

(۱۳۰) ترغیم کا معنی ہے اذلال۔ یقال رغّمه ترغيمًا ای اذلّه۔ یہ صفتِ اوصاف سابقہ ہے جو عند المحدثین قبائح میں شمار ہیں کیونکہ ہر قبیح وصف موجب ذلّت و رسوائی ہے۔ فعل میں ضمیر ھو ان اوصافِ قبیحہ کو راجع ہے بتاویل کلّ واحدٍ۔

(۱۳۱) حقائق۔ دقائق۔ بدائع اور مواعظ میں سے ہر ایک لفظ مبتدا ہے اور علی الترتیب ان کی اخبار ہیں عقائد۔ مقاصد۔ مطالب اور فعل تحذلم۔ تحذلم کا معنی ہے اصلاح کرنا یقال حذلمه ای اصلحه۔

(۱۳۲) نُهُج بضم نون وھاء۔ یہ جمع ہے نَهج کی۔ طریق واضح۔ یقال طريق نَهج وطُرق نُهُج و نُهوج۔ مُهَج یہ جمع ہے مُهجَة کی۔ روح۔ دم قلب۔ ومهجة کلّ شئ ای احسنه وخالصه۔ یہاں تینوں معنی مراد لینا درست ہے۔ البتہ پہلا معنی اولیٰ ہے۔ ینجاب ہٹنا۔ زائل ہونا۔ یقال انجابت السحابة ای انکشفت۔ غَيْهَم کیدر ظلمت یعنی تاریکی۔

(١٣٣) مُعِيلُ[٤٨١] اللهِ غَيَّالُ[٤٨٢] وقَصَّالُ[٤٨٣] عَمَيثَلُه[٤٨٤]

وہ اسدُ اللہ ہیں // // //

مُقَصِّمُلُه[٤٨٥] وقِصِمْلُه[٤٨٦] و مِهْزَعُنا[٤٨٧] و اَقْدُمُنا[٤٨٨]

// // // //

(١٣٤) حَبِيبُ النَّاسِ والعُلماءِ رَادِيُنا[٤٨٩] وسَارِيُنا[٤٩٠]

وہ سب لوگوں اور خصوصًا علماء کے محبوب ہیں۔ ہمارے اسدُ اللہ ہیں //

وهادِيُنا[٤٩١] مُسَارِيُنا[٤٩٢] وعند الخوفِ مُرزِمُنا[٤٩٣]

اور بوقت خوف کے ہمارے لیے اسدُ اللہ ہیں // //

(١٣٥) مَدِينُ[٤٩٤] مُبتَغِي[٤٩٥] اللهِ الرَّحِيمِ ومُعتَمِي[٤٩٦] الباقِي

وہ اللہ رحیم باقی کے شیر ہیں // //

ودِرْبَاسٌ[٤٩٧] ودِرْيَاسٌ[٤٩٨] وفى التّقوىٰ مُصَمْصِمُنا

اور تقویٰ میں ثابت قدم ہیں // //

(١٣٦) وكان عِفرْنَ[٤٩٩] خالِقِنا كذا مُتَبَغِّي[٥٠٠] المولىٰ

وہ خالق مولیٰ کے شیر ہیں //

وحمزَتَه[٥٠١] وعَن سُبُلِ المعاصِي كان يَكْصِمُنا

اور گناہوں کے راستوں سے ہمیں شدّت سے روکتے رہے //

---

(١٣٣) اقدم یہ شیر کا اسم ہے۔ شعر ۴۲ میں مذکور اقدم اسم اسد نہیں بلکہ وہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے قَدَمَ يَقْدُم سے۔ یعنی سب سے آگے ہونا۔

(١٣٥) اسم اللہ۔ الرّحیم۔ الباقی اللہ تعالیٰ کے اسماء حُسنیٰ ہیں۔ فى التقوىٰ ظرف متقدم ہے۔ اس کا متعلّق مؤخّر ہے۔ مُصَمْصِم یہ اسم اسد نہیں۔ اس لیے خط کشیدہ ہے۔ اس کا معنی ہے پُختہ عزم و ارادے والا انسان۔ کر گزرنے والا۔ يقال صَمصَمَ الرجلُ فى الامر اى ثبت ومضىٰ فيه۔

(١٣٦) خالق و مولیٰ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ مبارکہ ہیں۔ عن سبل یہ ظرف متعلق ہے یکصِم مؤخّر کے ساتھ۔ یکصم بالصاد والثاء کا معنی ہے شدّت سے دفع کرنا اور منع کرنا۔ يقال كصم فلانًا كصمًا اى دفعه بِشدّة۔ ويقال كثمه عن الامر اى صرفه عنه۔ كذا فى القاموس۔

۱۳۷ سِبطر[۵۰۲] ضَیغَمِیٌّ[۵۰۳] ذُو زَوائِدَ[۵۰۴] قسوَرٌ[۵۰۵] سَبُرٌ[۵۰۶]

//	//	//	//	//

وَقَسوَرَةٌ[۵۰۷] ضُبارِمَةٌ[۵۰۸] ضُبارِمُنا[۵۰۹] وصُمصِمُنا[۵۱۰]

//	//	//	//

۱۳۸ جَبِیلُ بَراحِنا[۵۱۱] هُرٌّ[۵۱۲] هُراهِرُنا[۵۱۳] وهَرهارٌ[۵۱۴]

//	//	//	//

وَقِرشَبٌّ[۵۱۵] وسَوّارٌ[۵۱۶] وفی الحَسناتِ اَقشَمُنا

//	//	اور میدانِ حسنات میں ہم سب سے زیادہ گھسے ہوئے ہیں

۱۳۹ وصِمُّ[۵۱۷] اللهِ صِمَّتُه[۵۱۸] فُرانِسُه[۵۱۹] عَکَندَسُه[۵۲۰]

//	//	//	//

حُمارِسُه[۵۲۱] وضاءَ بِهٖ الیٰ الآثارِ دَعلَمُنا

//	ان کے طفیل ہمارے لیے احادیثِ نبویہ کا راستہ روشن ہوا

---

۱۳۷ ذو زوائد اسم اسد ہے۔ ذکرہ ابن سیدہ وغیرہ۔ قَسوَرَة و ضُبارِمة میں تا، تانیث کے لیے نہیں ہے۔ یہ اسماء مذکر ہیں اور تاء وحدت وغیرہ معانی کے لیے ہے نہ کہ تانیث کے لیے مثل داھیة و ربعة۔ یقال رجل داھیة و ربعة۔ قرآن میں ہے "فرت من قسورة"۔ صُمصِم کعلبط ای بفتح المیم الاولیٰ والسکون للضرورۃ۔

۱۳۸ جبیل براح اسم اسد ہے بالاضافۃ۔ یعنی یہ مرکّب اضافی ہے۔ پس یہ اسم دو کلموں سے مرکّب ہے۔ فی الحَسنات متعلّق ہے اقشم کے ساتھ۔ اقشم اسمِ تفضیل کا صیغہ ہے بمعنی اَدخَل۔ یقال قشم الرجلُ فی بیتہ۔ داخل ہونا۔

۱۳۹ آثار سے احادیث و دیگر امورِ علمیّہ مُراد ہیں۔ دَعلَم کا معنی ہے الطریق۔ راستہ۔ قصیدہ ہذا میں کئی کلمات مرادف طریق مذکور ہیں۔ خصوصًا قافیہ میں مثل نیسم، اثکم، دَهجم۔ ذکر الامام ابوالفرج ابن قدامة البغدادی فی باب اسماء الطریق وصفاته من کتاب جواہر الالفاظ ص۱۵ غیر واحد من اسماء الطریق۔ حیث قال، الطریق والسبیل والنہج والمنہج والنیسب طریقة مستدقّة والنیسم الطریق الدارس والاکثم والاثکم الواسع واللهجم والدهثم والدهمج والدعلم والدهجم الواسع۔ انتہی باختصار۔

(۱۴۰) وبِهِسُ[522] رَبِّنا الرَّحمٰنِ اَصحَرُه[523] ومُصحِرُه[524]

ہمارے ربّ رحمٰن کے شیر ہیں // // //

اَزُومُ[525] اللهِ زَنبَرُه[526] و بالتّقوىٰ يُسعِّمُنا

اور تقویٰ سے ہماری تربیّت کرتے تھے // //

(۱۴۱) ضَبُورُ[527] اللهِ اَسجَرُه[528] و عوّامُ[529] عُواثُنُه[530]

// // // //

هُراسُ[531] اللهِ عارِنُه[532] وهرّاسٌ[533] يُهرِّمُنا

اور وہ اسد اللہ ہیں جو ہماری تعظیم کرتے ہیں // //

(۱۴۲) وكانَ غضنفرَ المولىٰ كذا مُتقدِّىَ البارِىْ

وہ مولیٰ باری تعالیٰ کے شیر ہیں //

وبيأسه ومُجتاب الظلامِ وكانَ يرأمُنا

اور ہمارے ساتھ وہ بہت محبّت کرتے تھے // //

(۱۴۳) حماستُه۔ شجاعتُه۔ ونجدتُه۔ بسالتُه

ان کی دلیری ۔ شجاعت ۔ قوّت ۔ بہادری

وهِمّتُه التى فاقت صوارِمُنا واَسهُمُنا

اور بلند ہمّت ہمارے لیے تلواروں اور تیروں کی مانند ہیں

---

(۱۴۰) بالتقوىٰ متعلّق ہے فعل مؤخّر کے ساتھ ۔ يُسعِّمُنا اى يغذّينا و يربّينا باختيار التقوىٰ وبامره ايانا بذٰلك۔ يقال سَعمه سَعمًا وسَعّمه تسعيمًا بكذا اى غذّاه وربّاه بكذا ۔

(۱۴۱) يهرّمنا صفت ہے هرّاس کی ۔ يقال هَرّمه تهريمًا اى عَظّمه وكَرّمه۔

(۱۴۲) المولىٰ و البارى اسماء اللہ ہیں۔ یہاں مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں ۔ مجتاب الظلام یہ اسم اسد ہے جو مرکّب ہے اسمین سے یعنی مرکّب اضافی ہے ۔ قال الزبيدى فى التاج ج ۱ ص ۱۹۵ مستدركًا على صاحب القاموس ومجتاب الظلام الاسد، انتهىٰ ۔

يرأمُنا اى يحبّنا۔ يقال رئمه رأمًا اى احبّه وألفه ۔

(۱۴۳) اس شعر میں پہلے پانچ الفاظ مبتدأ ہیں اور آخر میں صوارمنا الخ خبر ہے ۔ اَسهُم جمع ہے سهم کی۔ تیر۔

(١٤٤) تَوَاضُعُهٗ وشَفقتُهٗ ورِقّتُهٗ استِقامتُهٗ

ان کی تواضع ۔ شفقت ۔ رِقّت ۔ استقامت

لَدٰی الکُرُباتِ والبَلْوٰی بصائِرُنا واَنعُمُنا

مصائب اور آزمائش کے موقع پر ہمارے لیے بصائر اور نعمتیں ہیں

(١٤٥) عوارِفُهٗ ورَحمتُهٗ ورأفتُهٗ تحنُّنُهٗ

ان کے احسانات ۔ رحمت ۔ مہربانی ۔ شفقت ۔

مودّتُهٗ ومِنّتُهٗ علی العُلماءِ اَرسُمُنا

محبّت اور علماء سے ان کی بھلائی ہمارے لیے علامات ہدایت ہیں

(١٤٦) مُنهِتّنا[٥٣٤] دَلهمسُنا[٥٣٥] وعَيّارٌ[٥٣٦] مُزعفرُنا[٥٣٧]

ہمارے لیے اسدُاللہ ہیں ۔ // ۔ // ۔ //

ومِطحَرُنا[٥٣٨] ومَمكُورٌ[٥٣٩] وفی البأساءِ مِصدَمُنا

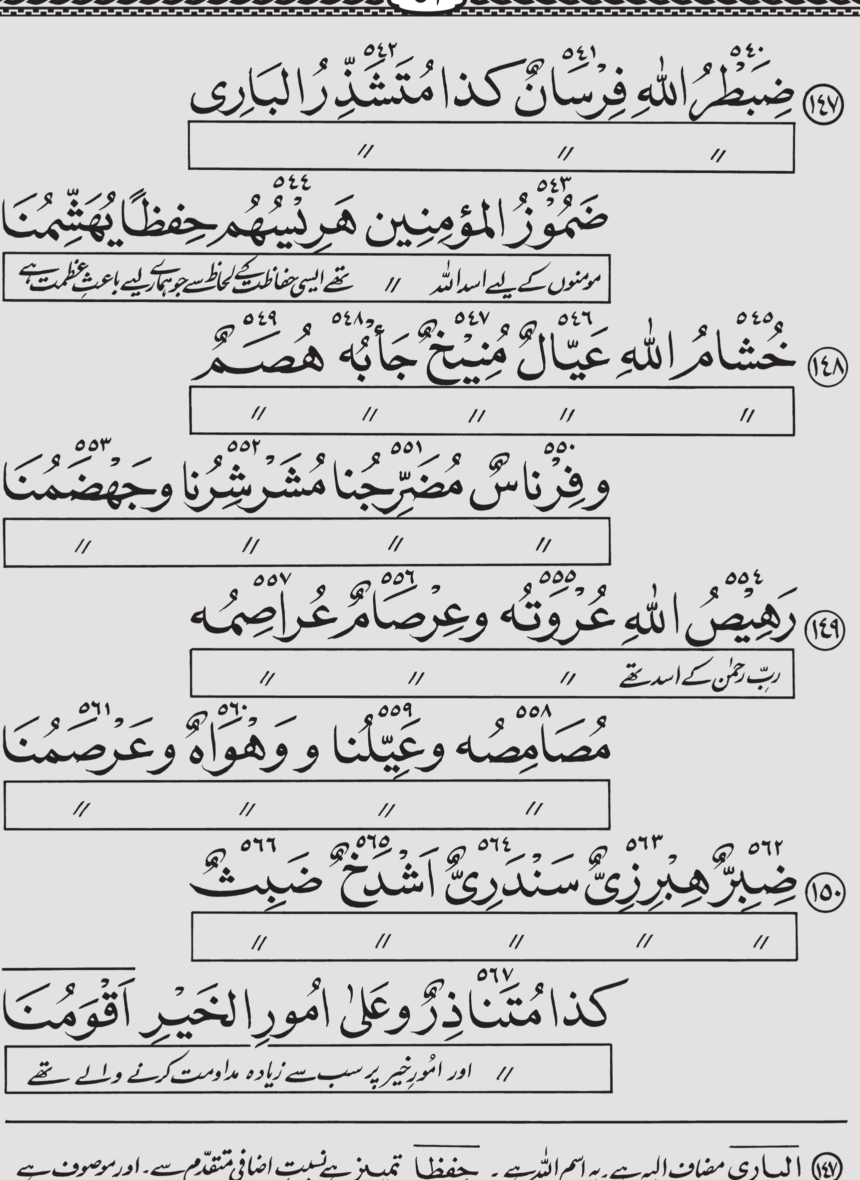
// ۔ // ۔ اور سختی میں ہمارے بہادر سردار ہیں

پہلے مصرع میں چار الفاظ قریب المعنی ہیں مقصود مبالغہ وتاکید ہے ۔ نَجدَۃ بہادری ۔ قوّت ۔ دلیری ۔ بسالۃ ۔ شجاعت

(١٤٤) اس شعر میں بھی اوّلاً مذکور چار الفاظ مبتدا ہیں ۔ لدی الخ ظرف ہے استقامته کے لیے ۔ کربات جمع ہے کربة کی ۔ بڑا غم ۔ بڑی مصیبت ۔ بَلْوٰی آزمائش ۔ سختی ۔ بصائرنا الخ خبر ہے مبتدأ مذکور کے لیے ۔ یہ جمع ہے بصیرۃ کی ۔ بصیرت کا معنی ہے عقلمندی ۔ دلیل واضح ۔ یقین ۔ بینائی ۔ اَنعُم جمع ہے نعمة کی ۔ نعمت کا معنی ہے آرام ۔ عیش ۔ بھلائی ۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی چیز ۔ یعنی شیخ مرحوم کے مذکورہ صدر اوصاف ہمارے لیے مُوجب بصیرت ورہنمائی و دلائل اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں ۔

(١٤٥) عوارف جمع ہے عارفة کی ۔ عارفة کا معنی ہے پہچانا ہُوا ۔ بھلائی ۔ احسان ۔ علی العلماء متعلّق ہے مِنّته کے ساتھ ۔ اَرْسُم جمع ہے رَسْم کی ۔ رسم کا معنی ہے علامت ۔ نشان ۔ یہاں مُراد ہیں علاماتِ رُشد و ہدایت ۔ وہ نشان جن کے ذریعہ سعادتِ دارین حاصل ہو سکے ۔

(١٤٦) بأساء سختی مصیبت ۔ مِصدَم یہ اسم اسد نہیں ہے ۔ وہ سردار جو بہادر اور قوی ہو ۔



١٤٧ ضِبطرُ اللهِ فِرسانٌ كذا مُتشذِرُ الباری

〃 〃 〃

ضَمُوزُ المؤمِنين هَرِيسُهم حِفظًا يُهشِّمُنا

مومنوں کے لیے اسد اللہ 〃 تھے ایسی حفاظت کے لحاظ سے جو ہمارے لیے باعثِ عظمت ہے

١٤٨ خُشامُ اللهِ عَيّالٌ مُنِيخٌ جَأبُه هُصَمٌ

〃 〃 〃 〃 〃

وفِرناسٌ مُضَرِّجنا مُشَرشِرُنا وجَهضَمُنا

〃 〃 〃 〃

١٤٩ رَهِيصُ اللهِ عُروَتُه وعِرصامٌ عُراصِمُه

ربِّ رحمٰن کے اسد تھے 〃 〃 〃

مُصامِصُه وعَيّلُنا وهُواهٌ وعَرصَمُنا

〃 〃 〃 〃

١٥٠ ضِبَرٌّ هِبرِزِيٌّ سَندَرِيٌّ اَشدَخٌ ضَبثٌ

〃 〃 〃 〃 〃

كذا مُتنَاذِرٌ وعلى امُورِ الخيرِ اَقومُنا

〃 اور امورِ خیر پر سب سے زیادہ مداومت کرنے والے تھے

---

١٤٧ الباری مضاف الیہ ہے۔ یہ اسم اللہ ہے۔ حِفظا تمییز ہے نسبتِ اضافی متقدّم سے۔ اور موصوف ہے یُهشِّمُنا کے لیے۔ یعنی ممدوح کی حفاظت کرنا ہمارے لیے مُوجب اکرام و تعظیم ہے۔ یقال هَشَّمه۔ اکرام و تعظیم کرنا۔

١٥٠ متناذِر بکسرِ ذال ہے۔ اس سے قبل شعر ١١١ میں مذکور متناذَر بفتح ذال ہے۔ یہ دونوں اسماء اسد ہیں۔ علی امور ظرف ہے اقومنا مؤخّر کے لیے۔ اقوم اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اس کا معنی ہے کسی کام پر زیادہ مداومت و مواظبت کرنا یقال قام علی الامر مداومت کرنا۔ خیال رکھنا۔ رعایت و نگہبانی کرنا۔

(۱۵۱) وَطَبَّقَ عِلْمُه شَرْقًا وَغَرْبًا بَعْدَ مَا سَارَتْ

اُن کا علم مشرق و مغرب میں پھیل گیا اس کے بعد کہ پہنچایا

بِهِ الرُّكْبَانُ فِي الْآفَاقِ فَهُوَ الْيَوْمَ غِطْيَمْنَا

اسے قافلوں نے اطراف عالم میں۔ یہ علم آج ہمارے لیے نفع دینے میں عظیم سمندر رہے

(۱۵۲) بَنَىٰ دَارَ الْعُلُومِ عَرِيْنَ[٥٦٨] اُسْدِ الْخَالِقِ الْبَاقِي

انھوں نے دار العلوم حقّانیہ کا سنگِ بُنیاد رکھا جو اللہ خالق باقی کے شیروں کا مسکن ہے

وَخِيْسَتَهُمْ[٥٦٩] وَخَيْفَتَهُمْ[٥٧٠] وَخِيْسًا[٥٧١] فَهِيَ مُغِيْمُنَا

〃 〃 〃 سو وہ ہم علماء کی اقامت گاہ ہے

(۱۵۳) وَخِدْرَهُمْ[٥٧٢] كَذَا اَجَمًا[٥٧٣] وَتَامُوْرًا[٥٧٤] وَعِرِّيْسًا[٥٧٥]

وہ مسکن ہے 〃 〃 〃

لِاُسْدِ اللهِ طُوْبٰى اَلْكُلُّ اَهْلُ اللهِ مِدَأْمُنَا

اللہ تعالیٰ کے شیروں (طلبۂ علمِ دین) کیلیے۔ مبارک ہو۔ یہ کُل طلبہ اہل اللہ ہیں اور ہماری اسلامی فوج ہیں

---

(۱۵۱) الرکبان قافلے ۔ غِطْیَم کدِرھم ۔ بڑا سمندر ۔ وفی القاموس الغِطَمّ کھجفّ البحر العظیم کالغِطْیَم والغَطَمْطَم اھ

(۱۵۲) اُسُد جمع ہے اَسد کی ۔ خالِق و باقی اسماء اللہ ہیں ۔ ان دو شعروں میں شیر کے مسکن و مآوی کے آٹھ اسماء جمع ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ دار العلوم حقّانیہ اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرنے والے شیروں کا مسکن ہے۔ یعنی اس میں رہنے والے طلباء و علماء اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں ۔
عَرِیْن عرینة خِیسة خَیْفة بفتح خاء وسکون یاء ۔ خِیس یہ سب مسکنِ اسد کے نام ہیں ۔ مُغْیَم صیغہ ظرف ہے ۔ رہائش گاہ ۔ اقامت والی جگہ ۔ یقال اَغْیَمَ فی المکان ای اقام فیه ۔

(۱۵۳) اس شعر میں چار اسماء ہیں شیر کے مسکن کے ۔ طوبٰی الگ کلام ہے ای بُشْرٰی ۔ الکلّ مبتدأ ہے اور اس کا مابعد خبر ہے ۔ مِدَأْم کمنبر عظیم فوج ۔ کذا فی القاموس نیز مَدَأْم بفتح میم وہمزہ بھی درست ہے ۔ بنابریں یہ ظرفِ مکان ہوگا ۔ یعنی پناہ گاہ ۔ سہارے والی جگہ ۔ یقال دأم الرجلُ الحائطَ یعنی سہارا دینا برائے حفاظت و تقویت ۔ مطلب یہ ہے کہ یہ دار العلوم ہماری دینی و علمی پناہ گاہ اور سہارے والی جگہ ہے نیز اس میں رہائش پذیر علماء و طلباء اسلامی فوج ہیں

(١٥٤) بَنیٰ دارَ العُلومِ فتِلكَ اَزْهرُنا وندوتُنا

انھوں نے دارالعلوم حقّانیہ کی اساس رکھی۔ سو وہ جامعہ ازہر مصر اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کی نظیر ہے۔

وکوثرُنا وتسنیمٌ وفِردوسٌ وھیقمُنا

اور ہمارے لیے کوثر و تسنیم و فردوس اور علم کا عظیم و وسیع سمندر ہے

(١٥٥) وکنتَ تجاھِدُ الفُسّاقَ اِذْ فسقوا وتدمغُھم

آپ ہمیشہ فسّاق دشمنانِ اسلام سے جہاد کرتے ہوئے انھیں دفع کرتے رہے

وتحمِینا بغیرِ مخافةٍ مِنھُم وتعصِمُنا

اور بغیر کسی خوف کے ہماری حفاظت کرتے رہے

(١٥٦) کثیرًا مّا رأینا سبعھم[٥٧٦] ولبؤھم[٥٧٧] یعثو

کئی بار ہم نے فسّاق کے شیر (سردار۔لیڈر) ،، کو دیکھا فساد کرتے ہوئے

بالحادٍ وتحریفٍ وزندقةٍ ویرغمُنا

الحاد و تحریف و زندقہ سے اور ہمیں ذلیل کرتے ہوئے

---

(١٥٤) ازھر سے جامعہ ازہر مصر اور ندوۃ سے ندوۃ العلماء لکھنؤ مراد ہیں۔ ھَیقمنا ای بحرنا الواسع۔ الھیقم ھوالبحر الواسع العظیم۔ یعنی دارالعلوم حقّانیہ مسلمانوں کے لیے علم کا عظیم سمندر ہے۔ اس سے سارے مسلمان مستفید ہوتے ہیں۔ نیز وہ کوثر و تسنیم و فردوس کے حصول کی سعادت کے حصول کا ذریعہ و وسیلہ ہے۔

(١٥٥) یہ نو اشعار اعداء دینِ اسلام یعنی فُسّاق کے احوالِ سیّئہ اور ان کے دفع سے متعلق ہیں۔ یعنی حضرت شیخ مرحوم حفاظتِ اسلام کی خاطر جہاد کرتے ہوئے اِن فُسّاق و ملاحدہ کو دفع فرماتے تھے اور اُنھیں اپنے بُرے ارادوں کی تکمیل میں ناکام بناتے تھے جو فِسق و شرارت کے میدان میں اپنے آپ کو شیر کی مانند بہادر اور طاقتور سمجھتے تھے۔ شعر ١٥٦ سے آگے پانچ اشعار میں شیر کے اُن ستائیس۲۷ اسماء کا اطلاق فسّاق و ملاحدہ پر کیا گیا ہے جن کا اشتقاقی مَاخذ و معنی متبادر الی الذہن ہے اور ان کا معنی باعتبار رعایتِ مَاخذ و رعایت اشتیاق از مَاخذ قبیح و نامناسب ہے۔ نیز ان اشعار میں شیرنی کے اسماء بھی مذکور ہیں۔

(١٥٦) سبعَ بسکون باء و فتح سین شیر کا نام بھی ہے اور مطلق درندے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ سبع بفتح سین ہے اور باء میں سکون و ضمّہ و فتحہ تینوں درست ہیں۔ لبوء مختلف فیہ اسم ہے۔ اس لیے یہاں اعداء پر اس کا اطلاق کیا گیا ہے۔ عند البعض یہ مادہ اسد کا نام ہے اور جمع ہے لیکن بعض ائمہ کہتے ہیں کہ یہ اسدِ مذکّر کا اسم ہے اور لبوۃ اسد انثی کا۔ مثل اسد واسدۃ۔ وفی التاج ج ا ص ١١٥ مستدرکًا علی صاحب القاموس، وبقی ان اللّبوء الاسد، قال فی المحکم وقد اُمیت اعنی انه قلّ استعمالھم ایاہ (ای للاسد المذکّر) البتة، انتھی مافی التاج۔
اِرغام کا معنی ہے اذلال۔



١٥٧ وأخنسهم[٥٧٨] شتيما[٥٧٩] جاهلا[٥٨٠] كلبا[٥٨١] مشتمهم[٥٨٢]

اور ہم نے دیکھا مُلحدوں کے شیر (لیڈر) 〃 〃 〃 〃 〃

عجوزا[٥٨٣] جروهم[٥٨٤] شتّامة[٥٨٥] يعوى ويشتمنا

〃 〃 〃 کو بھونکتے ہوئے اور ہمیں گالی دیتے ہوئے

١٥٨ وأفضحهم[٥٨٦] مرمّلهم[٥٨٧] كريها[٥٨٨] حيّة[٥٨٩] الوادى

نیز ہم نے دیکھا ان کے شیر 〃 〃 〃

وعفريتا[٥٩٠] يكاد الدّين يهدمه ويهزمنا

〃 کو جس کے شر سے دین کی تباہی اور ہماری شکست کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا

١٥٩ ومرملهم[٥٩١] بلبوته[٥٩٢] ولباءته[٥٩٣] لباءته[٥٩٤]

نیز دیکھا ان کے نر شیر کو مادہ شیرنی 〃 〃

ولبوته[٥٩٥] لباءة[٥٩٦] مع لب[٥٩٧] عرس يفرصمنا[٥٩٨]

〃 〃 〃 〃 سمیت جو ہماری ہلاکت کے درپے تھا

١٦٠ واهرسهم[٥٩٩] بامّ[٦٠٠] الحارث الطّوغى خنابسة[٦٠١]

نیز دیکھا ان کے نر شیر کو مادہ یعنی سرکش حاملہ شیرنی

وامّ القشعم[٦٠٢] الفسقى يخوّفنا ويغشمنا

اور فاسق مادہ شیرنی کے ساتھ ہمیں ڈراتے ہوئے اور ہم پر ظلم کرتے ہوئے

---

١٥٧ يعوى کُتّے وغیرہ کا بھونکنا۔ بھیڑیئے کُتّے وغیرہ بعض درندوں کی آواز کو عُواء کہتے ہیں۔

١٥٨ حيّة الوادى شیر کا اسم ہے۔ یہ مرکّب اضافی ہے۔

١٥٩ مُرمِل اسد مذکّر یا جنسِ اسد کا نام ہے۔ بلبوته میں با بمعنی مع ہے یعنی شیرنی سمیت شرارت کرنے والے نر شیر جو مسلمانوں کو اور اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اِس شعر میں فاسق مرد لیڈروں کے علاوہ ان فاسقہ عورتوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو لیڈر بنی ہوئی ہیں اور اسلام کی مخالفت کرتی ہیں۔

اس شعر میں شیرنی سے مختص سات اسماء کا ذکر ہے اور وہ مُرمِل کے سوا اسماء ہیں۔ عِرْس بکسر عین وسکون راء کا معنی ہے شیرنی اور عَرِس مثل حَذِر بفتح عین وکسر راء اسد مذکّر کا نام ہے حسب تصریح ائمہ۔ عَرِس مثل حذر شعر ١٢٤ میں مذکور ہے۔ يُفرصِم ای يقطع ويكسر كذا فى القاموس۔

١٦٠ أهرس اسد مذکّر کا نام ہے۔ بأمّ میں با بمعنی مع ہے۔ مشہور ہے کہ شیر کے ساتھ جب شیرنی ہو تو اسکی شرارت

(۱۶۱) فَجِئتَ بِسَيفِ اِيمانٍ وَ تَوفِيقٍ وَاِحسانٍ

سو آپ آئے ایسے موقع پر ایمان ۔ توفیق الٰہی ۔ احسان

وَجُنَّةِ هِمَّةٍ فاقَتْ وتَدفَعُ مَن يُحَطِّمُنا

اور بلند ہمّت کی ڈھال کے ساتھ ۔ اور دفع کرنے لگے ان کو جو ہم پر ظلم ڈھاتے تھے

حد سے زیادہ ہوتی ہے ۔ امّ الحارث کا معنی ہے شیرنی ۔ طوغیٰ اسم تفضیل مؤنّث ہے یہ صفت ہے امّ الحارث کے لیے ۔ خنابسة کا معنی ہے حاملہ شیرنی ۔ بعض کُتب معتبرہ میں دیکھا ہے کہ امّ القشعم موت کو بھی کہتے ہیں اور شیرنی کو بھی ۔ الفسقیٰ اسم تفضیل مؤنّث ہے ۔ یہ صفت ہے امّ القشعم کے لیے ۔ یغشم ای یظلم ۔ ان پانچ اشعار میں اسد کے ان ستائیس۲۷ اسماء کا اطلاق مُلحدین اور اعداءِ دین پر کیا گیا ہے جن کا اطلاق حضرت شیخ مرحوم پر مناسب معلوم نہیں ہوتا مثل لبوءة و خنابسة وغیرہ اسماء مؤنّث ۔ یا ان کا اشتقاقی معنی قبیح وغیر مناسب ہے نیز وہ قبیح اشتقاقی معنی متبادر الی الذہن بھی ہے مثل شتیم مشتق از شتم (گالی) و مثل کلب وجاهل و عجوز و کریه وحية الوادی و عفریت و افضح واخنس وجِرو (کتّے کے بچّے کو بھی جرو کہتے ہیں) وغیرہ وغیرہ ۔ باعتبار ظاہر ان اسماء کا اطلاق بطور مدح غیر مناسب ہے اور قصیدہ ہٰذا کی جامعیّت کے پیشِ نظر اس قصیدے کا ان اسماء سے خالی ہونا بھی نامناسب تھا ۔ لہٰذا قصیدۂ ہٰذا کی جامعیّت حسبِ استطاعت برقرار رکھنے کی خاطر ناظم نے نہایت لطیف و بدیع طریقہ سے حضرت شیخ مرحوم کی مدح کرتے ہُوئے ان اسماء کا اطلاق ان ملاحدہ و فُسّاق پر کیا ہے جو دینِ اسلام کو نقصان دینے کے درپے ہیں اور حضرت شیخ مرحوم ان اعداءِ کبار و رؤساءِ ملاحدہ کو دفع کرتے ہُوئے اسلام کی حفاظت کرتے ہیں ۔ اسی طرح اس لطیف و بدیع اسلوبِ نظم سے دونوں مقصد پورے ہُوتے ۔ اوّل ان اسماء مذکورہ کا ذکر قصیدہ ہٰذا میں ۔ دوم ان کے ذریعہ منفی طور پر حضرت شیخ مرحوم کی مدح وثنا ۔ هٰذا ولله الحمد والمنّة ۔

(۱۶۱) یہ دو شعر متعدّد لطیف و دقیق و بدیع استعارات و تشبیہات پر مشتمل ہیں ۔ مثلاً ایمان کو بطور استعارہ بالکنایہ مادۂ سیف مثل حدید یا مصنع سیف (کارخانہ) سے تشبیہ دی گئی ہے ۔ اور پھر ذکر سیف میں استعارہ تخییلیہ ہے ۔ وهكذا حكم التوفيق والاحسان والهمّة ۔ استعارہ بالکنایہ کی اور تقریریں بھی یہاں ممکن ہیں ۔ نیز استعارہ بالکنایہ کے علاوہ یہاں دیگر طُرقِ تشبیہ بھی جاری ہو سکتے ہیں کما لایخفیٰ علی من تدبّر فیه ۔ جُنّة بضم جیم سُپر ۔ ڈھال ۔ فاقت فعل ماضی ہے ۔ صفت همة ہے ای همة فائقة ۔ تحطیم کا معنی ہے توڑ ڈالنا ۔ یہاں مُراد ہے ظلم کرنا ۔ یقال حطّمه تحطيمًا ای کسرہ وظلمه ۔ اس شعر کے کلمات میں تنکیر برائے تعظیم و تفخیم ہے ای ایمان عظیم و توفیق عظیم ۔ پس اس میں اشارہ ہے کہ شیخ مرحوم کامل ایمان عظیم توفیق ۔ بلند احسان اور قوی و غیر متزلزل ہمّت والے تھے ۔

١٦٢ وترميهم بنبل العلم والاذكار والتقوٰی

اور ان پر پھینکتے رہے علم و اذکار و تقویٰ کے تیر

واقواس الدّعاء مناضلاً من کان یزحمنا

دُعا کی کمانوں کے ذریعہ مقابلہ کرتے ہُوئے ان کا جو ہمیں تنگ کرتے تھے

١٦٣ تخاصمهم فتخصمهم بحلّ صعاب ما اعترضوا

ان کا مقابلہ کرتے ہُوتے ان پر غلبہ پاتے تھے اُن کے اُن مشکل اعتراضات کو حل کرتے ہوئے

علی القرآن مع سنن فتفحمهم وتدأمنا

جو قرآن وحدیث پر تھے سو آپ ان کو خاموش کرتے ہُوئے ہمیں سہارا دیتے تھے

١٦٤ فعشت وانت روحٌ للورٰی طرًّا وقلبهم

آپ نے ایسی زندگی گزاری ۔ کہ نفع پہنچانے کے لحاظ سے آپ لوگوں کیلیے رُوح ۔ قلب

واسماعٌ وابصارٌ والسنةٌ ومعصمنا

کان ۔ آنکھ ۔ زبان اور ہاتھ تھے

١٦٥ وعشت وانت للعلماء مرقاةٌ ومعراجٌ

آپ حیات میں تھے اس شان سے کہ علماء کے لیے ترقی و عروج کا ذریعہ

ومنهاجٌ ومعیارٌ ومرآةٌ و سلّمنا

راہِ حق ۔ معیار ۔ آئینہ اور بلندی کی سیڑھی تھے

---

١٦٢ نبل تیر ۔ اقواس جمع ہے قوس کی ۔ کمان ۔ مناضل کا معنی ہے تیر اندازی کرنا ۔ تیر اندازی میں مقابلہ کرنا کسی کی جانب سے مدافعت کرنا ۔ کسی کی حمایت کرنا ۔ یزحمنا زحم کا معنی ہے دفع کرنا ۔ تنگ کرنا ۔ تنگی کرنا ۔ اس شعر میں بھی شعر سابق کی طرح متعدّد لطیف استعارات وتشبیہات ہیں ۔ مناضلا حال ہے ماقبل سے ۔

١٦٣ تخاصم کا معنی ہے ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا ۔ تخصمهم کا معنی ہے غالب آنا ۔ مقابلے میں غالب ہونا ۔

بحلّ الخ یہ جار مجرور متعلّق ہے تخصم کے ساتھ ۔ صعاب یہ مصدر ہے یا جمع ہے ۔ دُشوار ۔ مشکل ۔ مع بسکون عین ہے ۔ یہ لُغت فصیحہ ہے ۔ اِفحام کا معنی ہے لاجواب کرنا ۔ خاموش کر دینا دلیل دے کر ۔ تدأمنا سہارا دینا یقال دأم الرجلُ الحائطَ ۔ دیوار کو سہارا دینا ۔

١٦٤ معصم کلائی ۔ سارے ہاتھ پر بھی معصم کا اطلاق ہوتا ہے یہاں ہاتھ مُراد ہیں ۔

(١٦٦) حَيِيتَ وكُنتَ اَبجلَنا واَكملَنا واعقلَنا

آپ زندگی میں ہم سب سے زیادہ معزز۔ کامل اور دانا تھے

ومُتَّ وانتَ مُفجِعُنا ومُولِمُنا ومُوتِمُنا

اور وفات پائے تو آپ نے ہمیں نہایت پریشان غمگین اور یتیم کر دیا

(١٦٧) ونحنُ معاشِرَ العُلماءِ کُنّا نستَشِیرُكَ فِی

ہم علماء آپ سے ہی مشورے لیتے رہے

اُمُورِ العلمِ والاسلامِ اِذ نعییٰ فتعلِمُنا

امورِ علم و اسلام میں۔ جب ہم عاجز ہوجاتے پھر آپ ہمیں راہِ حق بتلاتے رہتے تھے

(١٦٨) فعِشتَ وانتَ مَورِدُنا ومَصدرُنا ومنهلُنا

آپ نے زندگی گزاری اس شان سے کہ آپ ہمارے لیے آنے جانے کا ماویٰ۔ علمی گھاٹ اور منزل۔

ومَرجعُنا ومَرکزُنا وسَلوتُنا ومَرهمُنا

مرجع۔ مرکز۔ باعثِ اطمینان و تسلّی۔ دُکھ اور غم کی دوا تھے

(١٦٩) وعُدّتُنا وعِصمتُنا ونُخبتُنا وعِزّتُنا

نیز آپ ہمارے لیے کامیابی کا ذریعہ۔ پناہ گاہ۔ برگزیدہ۔ عزّت۔

ورِفعتُنا وقُوّتُنا وهِمّتُنا ومغنمُنا

باعثِ بلندی۔ قوّت۔ ہمّت اور غنیمت و نعمت تھے

---

(١٦٧) نعییٰ عاجز ہونا۔ ناواقف اور بے خبر ہونا یقال عیی یعییٰ (بابہ سمع) عاجز ہونا۔ جاہل ہونا۔ تُعلِمُنا ای تخبرنا۔ یقال اعلمه اعلامًا جتا دینا۔ اطّلاع دینا تعلیم دینا۔ لُغۃً اعلام مُرادفِ تعلیم بھی ہے۔ قاموس میں ہے علّمه تعلیما واعلمه ایاه فتعلّمه، انتهی۔ علامہ زبیدی تاج شرح قاموس ج ۸ ص ٤٠٥ پر عبارت مذکور کے بعد لکھتے ہیں۔ وهو صریح فی ان التعلیم والاعلام شئ واحد۔

(١٦٨) سَلوة تسلّی بخش چیز۔ تسلّی پانا۔ تسلّی۔ مَرهم مرہم۔ دوائی جو زخموں کے علاج کے لیے بناتے ہیں۔ وہ دواجو زخم کے اچھا ہونے کے لیے لگاتے ہیں یعنی حضرت شیخ مرحوم کا وجود ہمارے لیے موجب تسلّی اور غمزدہ دلوں کے لیے رُوحانی اور شافی و کافی دوا و مرہم کی حیثیت رکھتا تھا۔

(١٦٩) عُدّة سامان۔ مقاصد میں کامیابی کا سامان و ذریعہ۔ عِصمة بچاؤ۔ بچانے کا ذریعہ۔ یقال فلان عِصمة للأرامل۔

۱۷۰ وغُرَّتُنا نُقاوتُنا ومُخرَتُنا و زُبدَتُنا

نیز آپ ہمارے لیے سردار۔پسندیدہ۔عمدہ۔ خلاصۂ کمالات و چیدہ۔

وصَفوتُنا واُسوتُنا وحُجّتُنا ومجعمُنا

برگزیدہ۔ نمونہ و مقتدیٰ۔ حُجّت اور پناہ گاہ تھے

۱۷۱ حیِیت وانتَ زہرتُنا ونضرتُنا وبہجتُنا

آپ نے ایسی زندگی گزاری کہ آپ ہمارے لیے رونق۔خوبصورتی بشادمانی۔

وروعتُنا بشاشتُنا وجِدّتُنا ومِیسمُنا

رُوحانی حُسن۔ خوشی۔ جدّتِ مسّرات اور جمالِ باطنی کا باعث تھے

۱۷۲ ورونقُنا غضارتُنا بضاضتُنا نضارتُنا

نیز آپ ہمارے لیے باطنی رونق۔ راحت۔خوشحالی۔ شادابی۔

طراوتُنا وعظمتُنا بصِیرتُنا وموسِمُنا

تر و تازگی۔ عظمت۔ بصیرت اور عظیم عید کے مُوجب تھے

ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ ان کے لیے بمنزلۂ پناہ گاہ و ملجأ ہے۔ نُخبۃ برگزیدہ ۔چنا ہوا۔

۱۷۰ غُرّۃ یقال فلانٌ غرّۃ القوم ای شریفہم وسیّدھم۔منتخب چیز۔قوم کا سردار۔ نُقاوۃ پسندیدہ۔کسی چیز کا عُمدہ اور بہتر حصّہ۔ قالوا نقاوۃُ الشئ خیارہ وخلاصتہ۔ مُخرۃ ھوالشئ الذی تختارہ۔پسند کی ہوئی چیز۔ زُبدۃ خلاصہ۔عمدہ۔ صَفوۃ خالص۔برگزیدہ۔منتخب۔ اُسوۃ نمونہ۔مثال۔ وہ جس کی پیروی کی جائے۔ مَجعَم پناہ گاہ وفی القاموس المجعم الملجأ۔ قال الامام الادیب المشہور ابوالفرج قدامۃ بن جعفر البغدادی فی کتابہ جواھر الالفاظ ص۲۸۹ فی باب خیار الشئ یقال خیار الشئ ومختارہ ونخبتہ و نقاوتہ وصفوتہ وخالصہ وغرتہ و زبدتہ ومُخرتہ۔

۱۷۱ اَنتَ مبتدا ہے اس کے بعد شعر ہذا میں اور اگلے شعر میں ہر کلمہ اس کی خبر ہے۔بعض میں حرف عطف متروک ہے اور بعض میں مذکور ہے۔ان میں سے اکثر مصدر ہیں ان کا حمل مبالغۃً ہے مثل زَیدٌ عَدلٌ۔

زَہرۃ پھول۔رونق۔ نضرۃ چہرے کی تروتازگی۔خوبصورتی وخوشنمائی۔ بَھجۃ خوبی اور حُسن۔شادمانی اور خوشی۔ رَوعۃ حُسن وجمال میں سے حصّہ۔پسندیدگی۔ بشاشۃ خوشی۔خندہ پیشانی۔ جِدّۃ نیا ہونا۔ مِیسَم۔ الحسن والجمال۔ ان سب کلمات کا اطلاق بطور مبالغہ ہے۔

۱۷۲ غضارۃ آسودہ حال ہونا۔ اچھی زندگی والا ہونا۔نعمت۔ آسودہ زندگی۔وُسعت وآسودہ حالی۔ بَضاضۃ نازو

(١٧٣) وَوُصْلَتُنَا إِلٰى كَرَمٍ وَسِيلَتُنَا إِلٰى نِعَمٍ

آپ ہمارے لیے نیکی تک پہنچنے کا سبب ۔ حصُولِ نعمت کا وسیلہ

ذَرِيعَتُنَا إِلٰى إدراكِ مَغْزانا وَ اَيْهَمُنَا

علمی و دینی مقصود پانے کا ذریعہ اور نہایت بہادر سردار ہیں

(١٧٤) جَزَاكَ اللّٰهُ يَا شَيْخِي . بِمَا قَدْ كُنْتَ تَهْدِينَا

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے ۔ اے شیخ مرحوم ۔ اس بات پر کہ آپ ہماری رہنمائی کرتے تھے

وَتُوَجِّهُنَا وَتَنْصُرُ دِينَنَا نَصْرًا وَتَرْعَمُنَا

اور ہمیں وجیہ ومعزّز بناتے ہوئے دین کی نصُرت اور ہماری رعایت ونگرانی کرتے تھے

(١٧٥) وَلَسْتَ بِمَيِّتٍ يَا شَيْخُ . إِذْ طَوَّقْتَنَا الْأَطْوَا

اے شیخ مرحوم ۔ آپ مرے ہوئے نہیں ۔ کیونکہ آپ نے ہر مسلمان کے گلے میں

قَ مِنْ عِلْمٍ وَاِحْسانٍ وَفَيْضٍ فَهِيَ تَتَحِمُنَا

علم واحسان وفیض کے وہ حسین ہار ڈال دیے ہیں جو ہمیں سدا مزیّن کرتے رہیں گے

نعمت کی زندگی ۔ نَضَارَة خوبصورتی و رونق ۔ دولتمندی ۔ تروتازہ ہونا ۔ شگفتہ ہونا ۔ شاداب ہونا ۔ طَرَاوَة تروتازگی ۔
قال ابو الفرج البغدادی فی باب النضارة وحسن المنظر من کتاب جواهر الالفاظ ص۲۸۰ يقال له نضارة وبَضاضة و زهرة ونضرة و بهجة وغضارة وضياء و رونق و بشاشة وطراوة وجِدّة و رواء وزينة ولباقة وروعة وصفاء كلّ ذلك بمعنىً انتهى ۔ وقال ايضًا يقال اشرب لونه بضاضة و بشاشة ۔ موسِم ۔ مجتمع الناس ۔ وقت اجتماع الحاجّ ۔ العيد الكبير ۔
موسم کا اطلاق شیخ مرحوم پر بطور تشبیہ کے ہے ای حياة الشيخ كانت لنا مثل العيد الكبير ۔

(١٧٣) مغزٰی مقصد ۔ مُراد ۔ اَيْهَم بہادر ۔ شجاع ۔ قال الثعالبی فی فقه اللغة الايهم هو الشجاع ۔

(١٧٤) توجهنا ای تجعل كلّ واحدٍ منّا وجيهًا يقال اَوجَهه اِيجاهًا وجیہ بنانا ۔ عزّت والا بنانا ۔ نصرًا مفعول مطلق ہے ۔ ترعمنا ای ترقبنا و ترعانا ۔ رعایت کرنا ۔ حفاظت کرنا ۔ خیال رکھنا ۔

(١٧٥) تَطْوِيق کا معنی ہے گلے میں طوق پہنانا ۔ اطواق جمع ہے طوق کی ۔ گلے کا زیور ۔ ہار ۔ تَتَحِمُنا ای تُزَيِّنِنا يقال تحم الثوب نقش ونگار کرنا اور مُزیّن کرنا ۔

(١٧٦) اَيا شَيخَ الشُّيُوخِ اِذْهَبْ فلستَ بِغائبٍ عنّا

اے شیخ شیوخ۔ جائیے سفرِ آخرت پر۔ آپ ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتے

وكيفَ وفيضُ عِلمِكَ لم يزل كالمزنِ يُسجِمُنا

اور کیونکر غائب ہو سکتے ہیں جبکہ آپ کا علمی فیض سدا ہم پر بادل کی طرح برستا ہے اور برستا رہے گا

(١٧٧) سَقاكَ سَحائبُ الرِضوانِ والغُفرانِ والحُسنىٰ

دُعا ہے کہ آپ کو سیراب کرے رضوان اللہ۔ مغفرت اور نیکی کے بادل

وآتاكَ القُصُورَ بِجَنَّةِ الفِردوسِ مُلْهِمُنا

اور ربِّ مُلہم آپ کو جنّت الفردوس میں عالیشان محلّات نصیب فرمائے

(١٧٨) فربِّ اجعل ضَريحَ الشَّيخِ روضةَ جَنَّةٍ وابْذُلْ

اے اللہ۔ شیخ مرحوم کی قبر کو جنّتی باغیچہ بنا دیجئے۔ اور عنایت فرمایئے

له رَوْحًا ورَيحانًا وراحًا انت مُنْعِمُنا

انھیں رَوح و ریحان اور جنّتی شراب۔ آپ انعام کرنے والے ہیں

(١٧٩) سَقى الوَسمِيُّ قبرَ الشَّيخِ ما دامتْ سَماواتٌ

بہارِ رحمت کی بارش شیخ کی قبر کو اُس وقت تک سیراب کرتی رہے جب تک آسمان قائم ہوں

وما غنّى العنادِلُ والهزارُ وفاحَ عَنْدَمُنا

اور جبتک عنادل ہزار داستان نغمہ سنج ہوں اور خوشبو دار عندم پودا مہکتا رہے

---

(١٧٦) يُسجِمُنا ای یمطرنا۔ بارش برسنا برسانا۔ يقال اسجمت السحابةُ الماءَ اسجامًا دیر تک برسنا برسانا والتقدير يُسجم علينا فحذف على وعدى الفعل بنفسه مثل واختار موسىٰ قومه۔

(١٧٧) سَقىٰ متعدی ہوتا ہے ایک مفعول کو بھی اور دو مفعول کو بھی يقال سقيته الماء پانی پلانا۔ نیز سقىٰ کا معنی ہے بارش بھیجنا اور برسانا۔ سَقىٰ کا فاعل سحائب ہے۔ نیز جائز ہے کہ اس کا فاعل اس شعر کے آخر میں مُلهِمُنا ہو اسی طرح آتاكَ کا فاعل بھی ملهمنا ہے بطریق التنازع۔ اس تقدیر پر لفظ سحائب بارش سے کنایہ ہوگا اور تقدیر اوّل کے پیشِ نظر سحائب سے بادل مُراد ہے۔ (١٧٨) ضَرِيح قبر۔ رَوح آرام۔ نرم ہوا۔ خوشی و رحمت و مہربانی۔ رَيحان خوشبودار پودا۔ یہ پھول سے بھی کنایہ ہوتا ہے۔ الراح خوشی۔ نشاط۔ شراب۔ یہاں مراد جنّتی شراب ہے۔

(١٧٩) الوَسمِيّ موسم بہار کی پہلی بارش۔ عنادل جمع ہے عندليب کی۔ عندلیب معروف خوشنما و خوش آواز پرندہ ہے اسے بلبل بھی کہتے ہیں۔ هزار بلبل۔ ہزار داستان۔ یہ عطف تفسیری ہے۔ فاحَ صیغہ ماضی ہے۔ يقال فاحَ المسك مشک کا مہکنا اور بھڑکنا۔ عندم دم الاخوین۔ یہ ایک خوشبودار و خوشنما معروف پودا ہے۔

تمّت بالخير

طباعت کی عام اجازت ہے

تاریخ اشاعتِ اوّل : جمادی الثانیہ ۱۴۱۳ھ مطابق دسمبر ۱۹۹۲ء

تاریخ اشاعتِ دوم : رمضان شریف ۱۴۱۵ھ مطابق فروری ۱۹۹۵ء

تاریخ اشاعتِ سوم : رمضان شریف ۱۴۲۰ھ مطابق دسمبر ۱۹۹۹ء

جامعۃ محمد موسیٰ البازی



شعبہ نشر و اشاعت



ادارۃ التصنیف والادب

Institute of Research & Literature

alqalamfoundation.org

مرکزی دفتر القلم فاؤنڈیشن، 13 ڈی، بلاک بی، سمن آباد، لاہور

فون: 0092-42-37568430, 0300-4101882

پشاور دفتر القلم فاؤنڈیشن، مرشد آباد، کوہاٹ روڈ، پشاور۔ فون: 091-2325897

Head Office: 13-D, Block B, Samanabad, Lahore, Pakistan
Ph: 0092-42-37568430 Fax: 042-37531155 Cell: 0300-4101882
Email: jamiaalbazi@gmail.com

ملنے کے دیگر پتے

- ادارہ تصنیف و ادب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 0333-4380926
- معراج کتب خانہ، قصہ خوانی بازار پشاور 091-2580154
- مکتبہ رشیدیہ، کتاب مارکیٹ کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5557877
- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ 081-32668257
- کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان 061-4543841
- دار الاشاعت، مین اردو بازار کراچی 021-32213768